عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۲

درود شریف کی سعادتیں اور برکتیں

قادیانیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟ ایک جائزہ

تعداد کے مسئلہ پر مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج

یہ دہشت گردی کی حمایت ہے۔ اداریہ

صحابہ کرامؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق

انسان ہی تمام مخلوقات میں افضل کیوں؟

خوشی

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: شکیل بادا

بچے بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

مسلمان بھائیوں کے نام

ایک فکر انگیز پیغام

محمد اورنگ زیب اعوان — ہری پور

مسلمانوں کو ساری خوشیاں، رحمتیں و برکتیں صرف آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مل رہی ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج ہمارے پیارے آقا کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ شعائر اسلامی کا مذاق اڑایا جا رہا ہے لیکن مسلمان لبوں پر مہر سکوت لگا کر خاموش بیٹھے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی ہماری حقیقی خوشی تو اسی دن ہوگی جس دن ہمیں حشر کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا پروانہ ملے گا۔

آیئے! آج ہم قادیانیوں کے خلاف عملی جہاد کا آغاز کریں اور عہد کریں کہ ہم اپنی زندگیوں کی ساری بہاریں سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر دیں گے اور اس مسئلے کے لئے کسی بھی جانی و مالی نقصان سے دریغ نہیں کریں گے۔ رب العزت ہمیں محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز عمل صالح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ندیم نیازی

اے اہلِ عشق روضۂ سرکار دیکھنا
شاہ و گدا یہاں ہیں نگوں سار دیکھنا

اے رحمتِ تمام تیری رحمتوں کی خیر
مجھ کو نہ دیکھنا لبِ اظہار دیکھنا

بازارِ عشق کا ہے یہ دستور دیدنی
بکتے یہاں ہیں آپ خریدار دیکھنا

اے رہروانِ شوق چلے آؤ بے خطر
کیا راستے میں سایۂ دیوار دیکھنا

گلزارِ جاں میں کوئی نوا سنج ہے ندیم
لطف و عطا کے یہ بھی ہیں آثار دیکھنا

ذہین بننے کیلئے ایک مجرب نسخہ

اس کے مطابق تمام شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے

محمد یونس عثمانی ——— کوٹ سبزل شہر

جن بچوں اور بڑوں کے ذہن کمزور ہوں وہ مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اللہ کے حکم سے ذہین ہو جائیں گے اور بڑے سے بڑا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کر کے اچھی پوزیشن حاصل کریں گے بچوں کو ایک تسبیح اس وظیفہ کی پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں بچے پوری زندگی کے لئے ذہین ہو جائیں گے بے شک بڑوں کو بھی ایک تسبیح یعنی ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے وظیفہ یہ ہے۔ یَاحَاکِمُ۔ یَاحَکِیْمُ یَاحَکِیْمُ یہ تینوں لفظ تسبیح کے ایک دانہ پر پڑھیں۔

پند و نصائح از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب قدس اللہ سرہٗ

* حافظ محمد ظہور الحق اٹک شہر

(۱) دوسروں کی خطا معاف کر دو۔ مگر اپنی خطا مت معاف کرو۔

(۲) زبان کا زخم تلوار سے زیادہ گہرا ہے۔

(۳) تلوار کا زخم بھر جاتا ہے۔ مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا۔

(۴) تلوار کا زخم جسم پر لگتا ہے۔ مگر زبان کا زخم دل پر لگتا ہے۔

(۵) برے کام سے توبہ نہ کرنا خود کو دھوکہ دینا ہے

(۶) چغلخور کا کبھی اعتبار نہ کرو۔

(۷) بری صحبت سے بچو۔ اس سے تنہا رہنا بہتر ہے

(۸) جو تمہارے پاس دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ دوسروں کے پاس ضرور تمہاری برائی کرتا ہوگا۔

(۹) چغلخور سر گردمت ہو تمہاری عزت جاتی رہے گی۔

(۱۰) نرمی سے جواب دینا دوسرے کے غصہ کو کم کر دیتا ہے

وہ شیطان تھا

سکینہ کاشانی ——— خانپور

یہ ۴۳ – ۴۴ کی بات ہے کہ فوجی بستی بہاولپور میں ایک کلرک تبدیل ہو کر آیا جو کہ قادیانی تھا۔ اس کی ایک والدہ اور دو بہنیں تھیں یہ لڑکیاں بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھیں نماز روزے اور کلام پاک کی پابند تھیں اکثر موٹی موٹی مذہبی کتابیں ان کے

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۲ تا ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ
مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۱۲

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ ــــــــ ۴
۲۔ درود شریف ــــــــ ۷
۳۔ اسلام کیوں انسانیت کیا ہے؟ ــــــــ ۹
۴۔ صحابہ کرامؓ کا حضورؐ سے عشق ــــــــ ۱۰
۵۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ ــــــــ ۱۱
۶۔ انسان ہی افضل کیوں؟ ــــــــ ۱۴
۷۔ امیر شریعتؒ ــــــــ ۱۵
۸۔ قادیانی تعداد ۔ مرزا طاہر کو چیلنج ــــــــ ۱۶

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد ظہیر عالم صاحب ــــــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــــــ نزل رشید
- سیکرامنٹو ــــــــ چوہدری محمد شریف نوری

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــــــ اسماعیل قاضی
- سورینام ــــــــ لے، کیو، انصاری
- برطانیہ ــــــــ محمد اقبال
- اسپین ــــــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــــــ محمد ادریس
- ناروے ــــــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــــــ محمد زبیر افریقی
- ماریشس ــــــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــــــ سید دبیر حسن بخاری

بحضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ علم و ہنر بھی آپؐ ہیں
انبیاء کے تاجور بھی آپؐ ہیں

ہیں سہارا عاصیوں کا حشر تک
خیرِ کُم خیرُ البشر بھی آپؐ ہیں

رحمتُ للعٰلمین پایا لقب !
آخری پیغامبر بھی آپؐ ہیں

گمرہوں کو سوئے منزل لے گئے
رہبروں کے راہبر بھی آپؐ ہیں

دشمنوں نے بھی کہا صادق، امین
دوستوں میں معتبر بھی آپؐ ہیں

پتھروں کو قوتِ گویائی دی !
اور پھر شق القمر بھی آپؐ ہیں

ہم گنہگاروں سے انجم ہر طرح
کرنے والے درگزر بھی آپؐ ہیں

اداریہ

یہ دہشت گردی کی حمایت ہے

قادیانی ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔ اب انہوں نے اپنے وجود کو منوانے کے لئے جارحانہ سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ گذشتہ دنوں پنجاب میں رونما ہونے والے واقعات نے اس کا ثبوت فراہم کر دیا۔ اخبارات میں اس کی تفصیلات چھپ چکی ہیں۔ یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں انہوں نے اسلحہ کے بل بوتے پر جس طرح اپنی قوت کا مظاہرہ کیا ہے وہ مسلمانان پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ان جارحانہ سرگرمیوں کے لیے جو وقت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وہ بھی ان کے لئے موزوں ترین ہے۔ موجودہ "نئی منتخب جمہوری" حکومت میں اس ٹولے کے لوگ اہم عہدے پر فائز ہیں۔

پنجاب کے بعد اب سندھ سے قادیانی جارحیت، کی اطلاع ملی ہے کنری میں بھی قادیانیوں کا مرکز ہے سندھ کے اس علاقہ میں کئی ہزار ایکڑ زمینیں "قادیانی رائل فیملی" کی موجود ہیں۔ روزنامہ ملت لندن مورخہ ۲۴ جولائی ۸۹ء کی اطلاع کے مطابق کنری کے پانچ سو قادیانیوں نے شہر میں مسلح گشت کیا۔ علمائے کرام کی شان میں نازیبا کلمات اور مسلمانوں کے خلاف دل آزار نعرے لگائے۔ اس پر بس نہیں کیا بلکہ کنری شہر میں ہمارے مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر اور مسجد بخاری کو گھیرے میں لے کر اور مسجد پر حملے کرنے کی کوشش کی جس سے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے اور اشتعال میں آگئے یہ تو اچھا ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے جذبات کو کنٹرول کر لیا ورنہ اخبار نے لکھا ہے کہ خون ریز مسلح تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

ہم آج سے نہیں ایک طویل عرصہ سے کہتے آرہے ہیں کہ قادیانیوں کے پاس بھرپور اسلحہ ہے لیکن کسی حکومت نے ہماری بات کا نوٹس نہیں لیا۔ شاید اس لئے کہ وہ بہت سے حکومتی عہدوں پر فائز ہیں۔ وہ کارروائی کرنے نہیں دیتے۔ ساہیوال میں قادیانی عبادت گاہ سے ۸۴ء میں جو فائرنگ ہوئی تھی اور اس کے نتیجہ میں قاری بشیر احمد اور ایک طالب علم شہید ہوا تھے اس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی کہ قادیانی عبادت گاہیں اور ان کے مراکز اسلحہ خانوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

پنجاب اور سندھ میں قادیانی جارحیت پر یوں تو بہت سے لوگوں کی طرف سے احتجاج کیا گیا اور تشویش کا اظہار بھی کیا گیا۔ لیکن کچھ سیاستدان دانشور اور بعض آزاد خیال ایسے بھی ہیں۔ جو قادیانیوں کی حمایت میں بیان دیتے پھر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ کھلم کھلا دہشت گردی کی حمایت کر رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ چونکہ یہ اداریہ لندن سے لکھا جا رہا ہے یہاں بھی ایسے لوگوں کے بیانات اردو اخبارات میں نظر سے گزرے ایک تو مزدور کسان کونسل آف پاکستان اور دوسرا بیان عوامی نیشنل پارٹی برطانیہ کے نائب صدر محمود افضل بٹ کا بیان۔ بٹ صاحب نے نہ صرف قادیانیوں کی حمایت کی بلکہ "پاکستان میں لبنان کی تاریخ دہرانے کی" دھمکی بھی دی ہے۔

ملاحظہ فرمایئے۔

لندن (پ ر) عوامی نیشنل پارٹی برطانیہ کے نائب صدر محمود افضل بٹ نے کہا ہے کہ پنجاب میں احمدیوں کے خلاف جس طرح اقدام ہو رہے ہیں۔ اس سے پنجاب حکومت کی نااہلی کا ثبوت ملتا ہے۔ احمدیوں کے خلاف مذہبی تعصب رکھنے والے پنجاب حکومت کے چند با اختیار لوگوں کا بھی شاخسانہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کے نام پر سفاکی ناقابل برداشت ہے۔ احمدیوں کے گھروں کو جلانا، املاک کو لوٹنا اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی کرنا۔ یہ سب کچھ ایسی حکومت کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ جو جمہوری حکومت کے ساتھ ساتھ اسلام کی چیمپئن ہونے کی بھی دعویدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجابی حکومت کے کردار سے قطع نظر احمدیوں کے خلاف تشدد کے واقعات پر مرکزی حکومت نے بھی چپ سادھ رکھی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کسی انتہا پسند ٹولے کی جاگیر نہیں ہے بلکہ دس کروڑ انسانوں کا ملک ہے۔ جس میں ہندو پارسی، عیسائی، سنی، احمدی اور شیعہ بھی شامل ہیں اور پاکستان کی حکومت ہر شہری کی بلاتمیز مذہب و نسل، حفاظت کی ذمہ دار ہے اس لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو اپنی ذمہ داریوں کا ایماندارانہ احساس کرتے ہوئے مذہبی تعصب کے نتیجے میں ہونے والے پر تشدد واقعات کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے

(روزنامہ ملت لندن مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء)

روزنامہ جنگ لندن نے اس خبر کو قدرے مختلف انداز میں شائع کیا بہتر ہو گا اس کا کچھ حصہ یہاں نقل کر دیا جائے ملاحظہ کریں۔

مذہب کے نام پر غنڈہ گردی کے پیچھے جس کا بھی ہاتھ ہے۔ قابل مذمت ہے۔ اب یہ سلسلہ بند ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ لبنان کی تاریخ پاکستان میں بھی دہرائی جا سکتی ہے۔ محمود افضل بٹ نے مزید کہا کہ پاکستان میں مذہبی بنیادوں پر جتنی بدامنی پائی جاتی ہے اس کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کا ہاتھ ہے اور وہ لوگ جو ملک میں فسادات پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں وہی در اصل بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں۔

(روزنامہ جنگ لندن مورخہ ۲۲/۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء)

جناب محمود افضل بٹ صاحب کا شجرہ تو ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں اور کہاں سے ان کا تعلق ہے؟ البتہ ایک سیاسی پارٹی کا لیبل انہوں نے لگا رکھا ہے۔ بٹ صاحب قادیانی ہیں یا مسلمان ؟ وہ بھی معلوم نہیں۔ اگر وہ قادیانی ہیں۔ تو ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں اس لئے کہ ایک قادیانی ہونے کے ناطے اُن کو ایسا ہی بیان دینا چاہیئے۔ اور اگر مسلمان ہیں تو ہم اُن کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک غیر ذمہ دارانہ بیان دیا۔ انہیں کم از کم وہ حقائق معلوم کرنے چاہئیں مجھے کہ دہشت گردی کی ابتدا کس گروپ نے کی اور گولیاں کس نے چلائیں۔

بٹ صاحب نے اس بیان کے ذریعے قادیانیوں کو مظلوم ثابت کرنے کی جو ناکام کوشش کی ہے۔ اس سے بے شک قادیانیوں کی ہمدردیاں اُن کو حاصل ہو گئیں۔ لیکن مسلمانوں کا بڑا طبقہ، اُن سے برگشتہ ہو گیا۔ کیونکہ پاکستان کے مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری اُمت، قادیانیوں کو اسلام کے لئے ایک ناسور سمجھتی ہے اور عالم اسلام کے لئے ایک بدترین دشمن تصور کرتی ہے۔ بٹ صاحب نے پوری اُمت کا ساتھ دینے کے بجائے، اسلام دشمن ٹولے کا نہ صرف ساتھ دیا بلکہ "تحریک تحفظ ختم نبوت" کا کام کرنے والوں (جن کے ساتھ پوری دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردیاں ہیں) پر الزام لگایا کہ ان کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کا ہاتھ ہے اور ان کو بیرونی طاقتوں کا ایجنٹ قرار دیا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے اور یہ بات ریکارڈ میں ہے کہ قادیانی گروہ، سامراجیوں اور اسلام دشمن طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔ اور انہیں اسرائیل و امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ جہاں سے پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ پنجاب اور سندھ میں جو دہشت گردی کا سلسلہ شروع کیا ہے وہ منصوبہ بھی وہیں تیار ہوا ہے۔ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانا اور پاکستان میں افغانستان و لبنان جیسے حالات پیدا کرنا قادیانی عزائم میں شامل ہے۔ بٹ صاحب نے پاکستان میں "لبنان کی تاریخ دہرانے کی" جو دھمکی دی ہے۔ وہ کوئی نئی بات نہیں اس پر تو قادیانیوں نے خود ہی عمل شروع کر رکھا ہے۔

ایک آخری بات بٹ صاحب پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔ اس ملک میں اسلام کا نفاذ اور اسلام کی حفاظت کے لئے ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے۔ چاہے اس کے لئے کتنی ہی قربانیاں دینی پڑیں۔ پاکستان میں بے شک تمام اقلیتوں کو رہنے کی۔ عبادت کرنے کی آزادی ہے لیکن کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ خلاف اسلام سرگرمیاں جاری رکھے۔ اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلے اگر قادیانی بھی ملکی قانون اور آئین کا احترام کرتے ہوئے۔ غیر مسلم اقلیت بن کر رہیں۔ تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن ان کی اسلام کے خلاف توہین آمیز حرکات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

پولینڈ کے سفارتخانہ سے شکایت

گذشتہ دنوں لندن کے ایک علاقہ کی مسجد میں جماعتی امور کے سلسلے میں گیا تھا۔ اس مسجد میں پولینڈ سے کچھ تبلیغی ساتھی آئے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ پاکستانی کچھ عرب اور کچھ سری لنکا کے لوگ تھے۔ میں نے ختم نبوت کے مشن کے سلسلے میں جماعت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے میری بات سن کے بتایا کہ پولینڈ میں قادیانی سرگرمیاں اگرچہ زیادہ تو نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگ اپنا کچھ کام کر رہے ہیں۔ اور پاکستان کے سفیر ان کی مدد کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے سفیر جناب عبدالباسط حقانی خود بھی قادیانی ہیں۔ اور کہا کہ ان کی پولینڈ میں تعیناتی سے پہلے سفارتخانے میں عیدین اور جمعہ کے اجتماعات برابر ہوتے تھے۔ لیکن اب بالکل بند ہیں۔ اور یہ بھی افسوسناک بات بتائی کہ پاکستانی سفارتخانے سے خوشی کے دنوں میں مقامی لوگوں کو باقاعدہ شراب تحفۃً دی جاتی ہے۔ یہ تو ان لوگوں نے بتائی لیکن ان باتوں میں کہاں تک صداقت ہے۔ یہ تحقیق طلب ہے۔ یا تو پولینڈ کا سفارتخانہ اس بات کی تردید کرے۔ یا پھر ہماری وزارت خارجہ کے ذمہ داروں کو چاہیئے کہ وہ تحقیق کریں۔ اور اگر واقعی ایسا ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تو پھر اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے ان کے خلاف مناسب کاروائی کریں۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا لندن

درود شریف کی برکتیں اور سعادتیں

محمد اقبال، حیدرآباد

آپؐ نے فرمایا وہ منزلاً جو دُرود پڑھتا ہو کہ بوسہ دوں۔

ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلو علیہ و سلمو تسلیما (پ ۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو۔ اور خوب سلام بھیجا کرو۔

یہ امتیاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی درود بھیجا کرو۔

علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب دعا کرنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے حضورؐ کی امت کے لئے استغفار۔ اور مومنین کا درود کے مطلب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضورؐ کے ساتھ محبت اور حضورؐ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ، مومنین کا درود حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کے واسطے ہے۔ علامہ سخاوی نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہلسنت ہونے کی علامت ہے۔

آپؐ پر درود بھیجنا تمام مسلمانوں کے ذمہ آپؐ کا ایک بہت بڑا حق ہے۔

قربان جاؤں اس العطا الرؤف کی ذات گرامی پر جس نے بدن اور روح کو پیدا کرکے ان کی نشوونما کے لئے کروڑوں نعمتیں بغیر کسی درخواست کے گرد و پیش میں پھیلا رکھی ہیں۔ اس ذات نے ختم نبوت کے تاجدار کے تذکرے کے لئے خود ہی طریقہ بتلایا کہ تم مجھ سے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع شان کے لئے اور نزول رحمت کے لئے درخواست کرو۔

چنانچہ اللہ کے اس حکم،

ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلوا علیہ و سلموا تسلیما: کی تعمیل اہل ایمان اس طرح کر رہا ہے کہ خدا سے درخواست کرتے ہیں۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق ان پر درود (یعنی رحمتیں نازل فرما)

درود شریف پڑھنا مسلمان کے لئے ذریعہ نجات اور وسیلہ شفاعت ہے۔ درود شریف سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں۔ اور کثرت سے پڑھنا موجب برکات دنیوی و اخروی ہے۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہے۔ اور دلوں کو نفاق اور زنگ سے ہے۔ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن عرش الٰہی کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (۱) جس نے میری امت کی مصیبتوں کو حل کیا۔ (۲) جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔ (۳) وہ شخص جس نے مجھ پر بکثرت درود پڑھا۔ (ترمذی)

بقیہ اگلے کالم پر

مستدرک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپؐ پر درود پڑھے گا۔ میں اس پر رحمت نازل کروں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس شخص کو اختیار ہے کہ خواہ مجھ پر زیادہ درود پڑھے یا کم (رواہ احمد)

حضرت ابی ابن کعبؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات میں کتنی مقرر کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی، حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں کہا دو تہائی کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے۔ اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے پھر میں نے عرض کی! یا رسول اللہؐ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپؐ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت ہو جائے گی۔ اور تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے قیامت میں اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ (طبرانی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا کہ پانی آگ کو اور حضورؐ پر درود بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اور حضورؐ کی محبت اپنے نفسوں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ یا یوں فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں تلوار چلانے سے بھی افضل

ہے۔

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود بھیجے۔ وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر نوروں میں سے ایک نور ہوگا۔ لوگ کہیں گے یہ کیا عمل کرتا تھا؟

حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھ کر کہا: آپ کا چہرہ کیا ہی نورانی چہرہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کے لئے بڑی خرابی ہے جو قیامت کے دن اس چہرہ کو دیکھنے سے محروم رہے۔ میں نے عرض کی حضورؐ وہ کونسے بدقسمت انسان ہے۔ جو قیامت کے دن اس چہرہ کو دیکھنے سے محروم رہے گا۔ فرمایا! بخیل۔ میں نے عرض کیا بخیل کون؟ فرمایا

جس نے میرا نام سنا اور درود نہیں پڑھا۔
(ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ وسلم نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار آگے کر دیا۔ آپ نے اس رخسار پر بوسہ دیا۔ بعد میں وہ بیدار ہوا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی تھی (فضل)

حضرت زید ابن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں غزوہ سے واپسی پر بدوی ملا۔ جو اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے تھا۔ حضورؐ کی خدمت میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ دیر تک باتیں کرتا رہا۔ اتنے میں ایک اور شخص بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ اونٹنی میری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے پوچھا۔ تو وہ خاموش بیٹھا رہا

اور دوسری روایت میں ہے کہ صحابہؓ نے بھی اس کی مخالفت کی۔ اور حضورؐ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم بھی دے دیا جب اس کا ہاتھ کاٹنے کو لے گئے تو اونٹ نے کہا کہ وہ میری چوری سے بری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس کو لا سکتا ہے۔ یہ سن کر بہت سے بدری صحابی (جو جنگ بدر میں شریک تھے) دوڑے اور اس کو واپس لائے۔ آپؐ نے فرمایا اے اعرابی تو نے کیا پڑھا میں دیکھتا ہوں کہ فرشتوں کے ہجوم کی وجہ سے زمین پر تل دھرنے کی جگہ نہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ پر درود پڑھا تھا (طبرانی)

صاحب نزہت و ہدایت سے نقل فرماتے ہیں کہ لائق آدمی کو کسی نے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا پھر دریافت کیا کہ خداوند کریم نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اس نے کہا جب میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے اعمال کو وزن کرو۔ فرشتوں نے میرے تمام جرائم اور سیاہ کاریاں اور ان درودوں کا جو میں نے وقتاً فوقتاً پڑھے تھے۔ موازنہ کیا۔ آخر کار درود میرے گناہوں سے زیادہ پلڑے گئے۔ ارشاد ہوا اتنا کافی ہے۔ اس کا حساب مت کرو اس کو جنت میں لے جاؤ۔

صاحب معارج ابن فاکہانی سے ایک شیخ صاحب صالح موسیٰ ضریر کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دریا کا سفر کر رہے تھے اتفاق سے دریا میں طوفان آگیا۔ اور جہاز خطرے میں پڑ گیا۔ یہاں تک کہ لوگ مایوس ہو گئے۔ اور تمام مسافر ایک دوسرے سے رخصت ہونے لگے۔ اور ہر شخص اپنی موت کی تیاری کرنے لگا۔ موسیٰ ضریر فرماتے ہیں کہ مجھ پر غنودگی ہو گئی۔ اور تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ مجھ کو ایک درود تعلیم فرما رہے تھے۔ اور فرماتے ہیں۔ جہاز کے مسافر اس درود کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ میں خواب سے بیدار ہو کر وہ درود مسافروں کو بتایا۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ کوئی تین سو مرتبہ پڑھا کہ جہاز طوفان

سے نکل گیا۔

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں۔ اور ان پر ایک جوڑا ہے۔ اور سر پر ایک تاج ہے۔ جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرما دی! اور مواہبت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے (قول بدیع)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے۔ اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا۔ جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے۔ اس وقت اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

سوتے وقت درود شریف پڑھا کریں۔ درود شریف میں جالیت ہے۔ دماغ کو سکون پہنچا ہے نیند کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

بقیہ: اسلام کیوں؟

فتنہ –

مسلمانو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے حالانکہ کتنے ہی بے بس مرد ہیں اور کتنی ہی عورتیں ہیں اور کتنے ہی بچے ہیں جو فریاد کر رہے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نجات دلا جہاں کے باشندوں نے ظلم پر کمر باندھ لی ہے اور اپنی طرف سے ہمارا کسی کو کارساز بنا دے اور کسی کو مددگاری کے لئے کھڑا کر دے۔

(سورہ نساء آیت ۷۵)

ملاحظہ ہو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
بخاری شریف ص ۲۲۵ ص ۶۴۸
ص ۶۴۸ وغیرہ جس میں فتنہ کی یہی تفسیر کی گئی ہے جو آیت کا مفہوم اور مضمون ہے یعنی کسی قوم کا ایسا بے بس ہونا کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز پر عمل نہ کر سکے اور جس کو وہ حق سمجھے اختیار نہ کر سکے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

اسلام کیوں؟ انسانیت کیا ہے؟

اسلامی تعلیمات۔ امن عالم کا بہترین فارمولا —— از: حضرت مولانا مفتی سید محمد میاں صاحب

یہ اسلامی تعلیم سے پہلے زمانہ جاہلیت کی بات ہے کہ لوگ باپ دادا پر فخر کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے نسل و خاندان کے فخر و غرور کو ختم کر دیا ہے اب انسان کی تعظیم اخلاق و کردار کے لحاظ سے ہے کہ کوئی صاحب ایمان اور پرہیزگار ہے اور کوئی بدکار و بدبخت (فاجر و شقی)، تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم کی سرشت مٹی سے ہوئی تھی۔

(ترمذی شریف ص ۲۳۴ ج ۲ وغیرہ)

عورت

تم سب کو اکیلی جان سے پیدا کیا اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا تاکہ اس کی رفاقت میں چین پائے۔

(اعراف ۷ آیت ۱۸۹)

عورتوں کے لئے بھی اسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۲۸)

عورتوں کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں (تب بھی تمہارا سلوک اچھا ہونا چاہئے) کیونکہ ممکن ہے تمہیں ایک چیز پسند نہ آئے مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو۔

(آیت ۱۹ سورہ ۴ (البقرہ))

عدل و انصاف

ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر ابھار دے کہ تم انصاف نہ کرو۔

(سورہ مائدہ ۵ آیت)

نیکی کیا ہے؟

نیکی اور بھلائی یہ نہیں ہے کہ تم عبادت کے وقت اپنے منہ پورب کی طرف پھیر لیا پچھم کی طرف یا اسی طرح کی کوئی رسم و ریت پوری کر لو) نیکی یہ ہے کہ انسان (اپنی شخصیت کی تعمیر اور اپنی اصلاح کو نصب العین بناکر) اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں اور خدا کے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ جب خود اپنی ضرورتوں کے لحاظ سے اس کا مال اس کو محبوب ہو (تو ایثار سے کام لے اور) اس مال کو رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں کو دے (غلاموں یا مقروضوں کی) گردن چھڑانے میں خرچ کرے نماز پوری پابندی کے ساتھ قائم رکھے زکوٰۃ ادا کرے۔ اپنی بات کا سچا اور قول کا پابند رہے جو قول و قرار کرے اس کو پوری طرح نبھائے تنگی یا مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت ہر حال میں صبر اور (ضبط و تحمل) سے کام لے۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۱۷۶)

حرام کام

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے کہدو میرے پروردگار نے جو کچھ حرام ٹھہرا دیا وہ تو یہ ہے:- بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور جو چھپا کر کی جائیں گناہ کی باتیں ناحق کی زیادتی اور یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ خدا کے نام سے ایسی بات کہو کہ جس کے لئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں۔

(سورہ اعراف ۷ آیت ۳۳)

جہاد

ضرورت دفاع۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا کہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کو ہٹاتا رہتا ہے تو دنیا خراب ہو جاتی (امن و انصاف کا نام و نشان باقی نہ رہتا) لیکن اللہ تعالیٰ سب جہانوں کے لئے فضل رکھنے والا ہے۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۵۱)

یعنی اگر لوگوں میں انقلاب کی روح نہ ہوتی اور جو جماعت کسی حالت میں ہے وہ سدا اسی حالت میں چھوڑ دی جاتی تو نتیجہ یہ نکلتا کہ دنیا ظلم و تشدد اور فتنہ و فساد سے بھر جاتی اور حق و انصاف کا نام و نشان تک نہ ملتا لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے کہ جب کوئی ایک گروہ ظلم و فساد میں منہ چھوٹ ہو جاتا ہے تو مزاحمت کے محرکات دوسرے گروہ کو مدافعت کے لئے کھڑا کر دیتے ہیں اور اس کے اقدام کو روک دیتے ہیں اور اس طرح ایک قوم کا ظلم دوسری قوم کی مقاومت سے دفع ہو جاتا ہے۔

مذہبی جنگ

اگر نہ ہوتا ہٹا دینا اللہ کا لوگوں کو بعض کو بعض کے ذریعہ تو منہدم کر دی جاتیں راہبوں کی خانقاہیں عیسائیوں کے گرجے یہود کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً مدد کریگا اس کی جو مدد کریگا۔ اس کی (اللہ کی)

(سورہ حج ۲۲ آیت ۳۹)

یعنی بقائے باہم امن و آشتی، مذہبی آزادی اور حریت فکر یہ اچھی چیزیں ہیں انسان اور انسانیت کے بنیادی حقوق ہیں مگر کسی قوم اور ملت کو یہ اسی وقت حاصل ہوتے ہیں اور اسی وقت تک باقی رہتے ہیں جب تک اس قوم میں دفاع کی طاقت اور قوت ہو لیکن مقصد جہاد یہ ہے کہ اگر بنیادی حقوق سلب ہونے لگیں تو قوت اور طاقت کے ذریعہ ان کو محفوظ رکھا جائے اور سلب ہو چکے ہوں تو طاقت کے ذریعہ ان کو بحال کر دیا جائے۔

خاتمہ جہاد

اور ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔

(سورہ ۲ (البقرہ) آیت ۱۹۳ سورہ الانفال آیت ۳۹)

باقی ص ۸ پر

صحابہؓ کرامؓ کا حضورؐ کے ساتھ عشق

صحابہؓ کرامؓ کا حضورؐ کے ساتھ عشق

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم ۝

ترجمہ: آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے اگر تم خدائے تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے ہیں بڑے معاف کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں عشق رسول کی اہمیت کا ذکر فرمایا۔ ویسے تو اصحاب رسول کے جذبۂ محبت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس عشق و محبت کے سلسلے میں صحابۂ کرامؓ کا تذکرہ بیان کیا جاتا ہے۔

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی؟ آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے پاک کی قسم حضورؐ ہم لوگوں کے نزدیک اپنے مالوں، اپنی اولادوں سے، اپنی ماؤں سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب تھے۔"

سچ فرمایا۔ درحقیقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یہی حالت تھی اور کیوں نہ ہوتی جبکہ وہ حضرات کامل الایمان تھے اور اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین ۝

ترجمہ: آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

اس آیت شریفہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے ان سب چیزوں سے کم ہونے پر وعید ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

غلام مصطفیٰ بغلانی، کوٹ ادو

بھی یہی مضمون نقل کیا گیا ہے، علماء کا ارشاد ہے کہ ان احادیث میں محبت سے محبت اختیاری مراد ہے۔ غیر اختیاری یعنی طبعی اضطراری مراد نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر محبت طبعی مراد ہو تو پھر ایمان سے مراد کامل درجہ کا ایمان ہو جیسا کہ صحابۂ کرامؓ کا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اپنی جان کے علاوہ اور سب چیزوں سے زیادہ آپؐ محبوب ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنی جان سے بھی زیادہ نہ ہو" حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا "الآن یا عمر" اس وقت اے عمرؓ۔

سہیل تستریؒ کہتے ہیں جو شخص ہر حال میں حضورؐ کو اپنا والی نہ جانے اور اپنے نفس کو اپنی ملک میں سمجھے وہ سنت کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔ ایک صحابیؓ نے آکر حضورؐ سے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضورؐ نے فرمایا کہ "قیامت کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے جس کی وجہ سے انتظار ہے؟" انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بہت سی نمازیں، روزے اور صدقے تو تیار نہیں کر رکھے ہیں البتہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میرے دل میں ہے۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت میں تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہوگے۔" حضورؐ کا یہ ارشاد کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہے، کئی صحابہؓ نے نقل کیا ہے، جن میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ صفوانؓ، ابوذرؓ وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام کو جس قدر خوشی ارشاد مبارک سے ہوئی ہے کسی چیز سے بھی اتنی خوشی نہیں ہوئی اور ظاہر بات ہے ہونا بھی چاہیے تھی کہ حضورؐ کی محبت تو ان کے رگ و پے میں تھی پھر ان کو کیوں نہ خوشی ہوتی۔

حضرت فاطمہؓ کا گھر شروع میں حضورؐ سے دور تھا ایک مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمہارا مکان میرے قریب ہی ہو جاتا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ حارثہؓ کا مکان آپؐ کے قریب ہے، ان سے فرما دیں کہ میرے مکان سے بدل لیں، حضورؐ نے فرمایا: ان سے پہلے بھی تبادلہ ہو چکا ہے اب تو شرم آتی ہے، حارثہؓ کو اس کی اطلاع ہوئی فوراً حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ فاطمہؓ کا مکان اپنے قریب چاہتے ہیں، یہ میرے مکانات موجود ہیں ان سے زیادہ قریب کوئی بھی مکان نہیں جو نسا پسند ہو بدل لیں۔ یا رسول اللہ میں اور میرا مال تو اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کا ہے۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم جو آپ مال لے لیں وہ مجھے زیادہ پسند ہے اس مال سے جو میرے پاس رہے، حضورؐ نے ارشاد فرمایا: سچ کہتے ہو اور برکت کی دعا دی اور مکان بدل لیا۔

ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ کی محبت مجھے میری جان و مال اور اہل و عیال سے زیادہ ہے۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آجاتا ہے تو صبر نہیں ہوتا، یہاں تک کہ حاضر ہوں اور آکر زیارت نہ کر لوں۔ مجھے فکر یہ ہے کہ موت تو آپ کو بھی اور مجھے بھی ضرور آنی ہے۔ اس کے بعد آپؐ تو انبیاء کے درجہ میں چلے جائیں گے تو مجھے یہ خوف رہتا ہے کہ میں آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، حضورؐ نے

اس کے جواب میں سکوت فرمایا کہ جبریل امین تشریف لائے اور یہ آیت سنائی:

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذالک الفضل من اللہ وکفیٰ باللہ علیما ہ

ترجمہ: جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی جنت میں ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں اور ان کے ساتھ رفاقت محض اللہ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں ہر ایک کے عمل کو۔

اس قسم کے واقعات بہت سے صحابہ کو پیش آئے اور آنا ضروری تھے، عشق است و ہزار بدگمانی۔ حضور نے جواب میں بھی آیت سنائی۔

حضرت بلالؓ کا قصہ مشہور ہے ہی کہ جب ان کے انتقال کا وقت ہوا تو ان کی بیوی جدائی پر رنجیدہ ہو کر کہنے لگیں کہ ہائے افسوس! وہ کہنے لگے، سبحان اللہ کیا مزے کی بات ہے کل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں گے اور ان کے صحابہؓ سے ملیں گے۔

حضرت زیدؓ کو جب سولی دی جانے لگی تو ابو سفیان نے پوچھا کیا تجھے یہ گوارا ہے کہ ہم تجھے چھوڑ دیں اور تیرے بجائے خدا نخواستہ حضورؐ کے ساتھ یہ معاملہ کریں؟ تو زیدؓ نے کہا: خدا کی قسم مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ حضورؐ اپنے دولت کدہ پر تشریف فرما ہوں اور وہاں ان کو کانٹا بھی چبھ جائے اور میں اپنے گھر آرام سے رہ سکوں۔ ابو سفیان کہنے لگے کہ میں نے کسی کے ساتھ کسی کو اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو ان سے ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے کی بہ نسبت آپ کے چچا ابوطالب کے مسلمان ہو جانے کی زیادہ تمنا ہے، اس لئے کہ اس سے آپؐ کو زیادہ خوشی ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ سے عرض کیا کہ آپ کا اسلام لانا میرے لئے زیادہ موجب خوشی ہے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے اس لئے کہ آپ کا اسلام حضورؐ کو زیادہ محبوب ہے۔

حضرت علامہ اقبال نے بھی عشق رسول اور اس کے انعام کا ذکر اپنے اس شعر میں کیا ہے ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

●●●

امیر المومنین خلیفہ دوم سیّدنا حضرت عمر فاروق رض

از: مولانا محمد شاہد تھانوی

حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک رب العزت نے بے شمار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ سب سے آخر میں تاجدار ختم نبوت آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ اعزاز حاصل ہو گیا کہ ان کے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم آفاقی ہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ مسلمانوں کو کتاب ایسی ملی جس کے بعد منزل کتب کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ مسلمانوں کو ایسی عظیم امت بنا دیا جس کے بعد امت ختم۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس و معصوم جماعت کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو اتنا افضل بنا دیا کہ قیامت تک آنے والا مسلمان تو کیا کوئی غوث قطب ابدال بھی ایک صحابی رسول کے برابر نہیں ہو سکتا۔ ایسی عظیم الشان جماعت کا ایک عظیم فرد جسے مردِ آہن کہنا بے جا نہ ہوگا۔ (جس کے نام سے یہودی و منافق آج تک لرزہ براندام ہیں) سابقون الاولون میں شامل عشرہ مبشرہ کا فرد، سسر نبیؐ، تاج شیر تاجدار حرم، مشیر صدیقؓ، مراد رسولؐ، دعائے سید الکونینؐ، داماد علیؓ، شہید دعا، الامام المومنینؓ، امام عدل، بادشاہ وفا، تاج دار شجاعت و عدالت، میدان بدر و احد کا مجاہد، رفیق حضور اکرمؐ، عاشق رسولؐ، غلام مصطفیٰؐ، دین کے معاملے میں شمشیر برہنہ، جانشین ثانی آقائے دو جہاں، جانشین صدیق اکبرؓ، خلیفہ راشد، صاحب تاج و تخت، مرد دلیر بہادر، درویش با شاخ کسار، متواضع، منکسر المزاج، مزاجاً نبوت کا مقرب، ابو حفص کنیت، عمر نام، فاروقؓ لقب، المعروف بہ فاروق اعظم (اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی) سلسلہ نسب عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن ذراع بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر بن مالک۔ سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ عدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ کے ذمہ سفارت تھی۔ یعنی اگر قریش کا کوئی معاملہ ہوتا تو یہ سفیر بنا کر بھیجے جاتے ثالثی بھی ان کے ذمے تھی۔ عرب میں یہ رواج تھا کہ برابر کے دو رئیس ایک دوسرے سے افضل ہونے کا دعویٰ کرتے۔ اس پر جھگڑا ہوتا جو مہینوں چلتا۔ اس کی ثالثی کے لئے نہایت ہی زیرک معاملہ فہم آدمی کا انتخاب ہوتا۔ جس کے سامنے وہ دونوں رئیس اپنی اپنی افضلیت کے ترجیحی دلائل دیتے اب یہ ثالث کی ذہانت وفطانت اور فصاحت خطابت کا کمال ہوتا کہ وہ حسن و خوبی یہ جھگڑا نمٹائے یہ منصب عدی اور ان کے خاندان کو ہی ملتا ہے۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد بھائی زیدؓ ان ممتاز اور عظیم افراد میں سے تھے۔ جنہوں نے صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی بت پرستی کو ترک کر دیا تھا۔ اور توحید کو اپنا لیا تھا۔ زیدؓ کے اس عمل سے سب ان کے دشمن ہو گئے تھے۔ جن میں سے سب سے زیادہ سرگرم خطاب تھے۔ جو حضرت عمر کے والد تھے۔ آخر مجبور ہو کر حضرت زیدؓ تو مکہ سے نکل گئے۔ لیکن توحید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ زید کے دو اشعار سے ان کے قلب کی پاکیزگی

نظر آتی ہے۔

اربابًا واحدًا ام الف رب — ادین اذا تقسمت الامور
ترکت اللات والعزیٰ جمیعاً کذالک یفعل الرجل البصیر

ترجمہ:۔ ایک رب کو مانوں یا ہزاروں خداؤں کو جبکہ امور تقسیم ہو چکے ہیں۔ میں نے لات و عزیٰ کو الوداع کہہ دیا۔ اور صاحب عقل ایسا ہی کرتا ہے۔

سیدنا حضرت عمرؓ کے والد خطاب بہت زیادہ صاحب جائیداد تھے۔ ان کی جائیداد صفا میں بھی تھی جن میں سے ایک مکان حضرت عمرؓ کو وراثت میں ملا تھا۔ جو صفا و مروہ میں تھا۔ جسے حضرت عمرؓ نے اپنے عہد دورِ خلافت میں حجاج کرام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ جہاں حجاج آتے اور قیام کرتے۔ سیدنا عمرؓ کے والدہ ابن ہشام المغیرہ کی بیٹی تھیں جب قریش جنگ کے لئے جاتے تو مغیرہ کے ہاتھ میں فوج کا اہتمام ہوتا۔ سیف اللہ حضرت خالد بن ولیدؓ انہی کے پوتے تھے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ ہجرت نبوی سے چالیس برس قبل پیدا ہوئے۔ بچپن کے حالات تاریخ کے اوراق میں محفوظ نہیں ہیں۔ جوانی کی عمر میں اونٹ چرانے کا کام کرتے تھے۔ جس پر والد صاحب کی طرف سے انہیں سزا بھی ملتی تھی۔

ایک دفعہ اپنے عہدِ خلافت میں حضرت عمرؓ کا گذر اسی میدان سے ہوا۔ جہاں آپ اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ماضی یاد آ گیا۔ فرمانے لگے۔ ایک زمانہ تھا کہ عمر اونٹ چراتا تھا۔ اور اس پر باپ سے سزا بھی پاتا تھا۔ آج آدھی دنیا کا تخت و تاج میرے ہاتھ میں ہے۔ (یہ سب صدقہ تھا صاحب معراج ﷺ کا)

زمانۂ جوانی میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دو ہی محبوب مشغلے تھے جو شریفوں کے لئے باعث فخر تھے۔ مثلاً علم الانساب، سپہ گری، پہلوانی، خطابت، علم الانساب کا فن حضرت عمر فاروقؓ کو وراثت میں ملا تھا۔ اس لئے کہ جب انساب کی بات ہوتی تو حضرت عمر اپنے والد کا حوالہ دیتے۔ اچھے اچھے پہلوان دم نہیں مار سکتے تھے۔ عرب میں عکاظ کا دنگل بہت مشہور تھا۔ جس میں صرف ماہرین فن ہی شریک ہو سکتے تھے۔ ان میں حضرت عمرؓ کا نام سر فہرست ہے۔

فن شہسواری میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ شاعری میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت صرف ۱۷ افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔

اہل عرب کا ذریعہ معاش زیادہ تر کاروبار تھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اور اس کے لئے دور دراز کے علاقوں کا سفر بھی کیا۔ وہاں بڑے بڑے حضرات سے ملاقاتیں کیں۔ حضرت عمرؓ میں اسلام لانے سے قبل ہی خودداری، معاملہ فہمی، تجربہ کاری، کاروباری سمجھ بوجھ کے اوصاف پیدا ہو چکے تھے حضرت عمرؓ کے ذاتی اوصاف کی بناء پر انہیں سفارت پر مامور

جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو مکہ کی پہاڑیاں نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھیں۔

کر دیا جاتا۔ جہاں کوئی پر خطر واقعہ پیش آتا۔ وہاں حضرت عمرؓ کو سفیر بنا کر بھیجا جاتا۔

جب فاران کی چوٹیوں سے نبوت کا آفتاب ضوفشاں ہوا۔ اس وقت یہ مرد جلیل ۲۷ برس کا نوجوان تھا۔ اوپر گذر چکا ہے کہ زید موحد تھے۔ جو حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کے بیٹے سیدنا حضرت سعید بن زیدؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ وہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے سب سے پہلے اپنے خاندان میں ایمان لانے کا شرف عظیم انہی کو حاصل ہے۔ ان کے اثر سے پہلے ان کی ہمشیرہ بھی ایمان لے آئیں۔ اس طرح یہ گھرانہ ایمان کے نور سے منور ہو گیا۔ اسی خاندان کے ایک فرد حضرت نعیم بن عبداللہ بھی مشرف با اسلام ہو گئے۔ لیکن مرد مجاہد حضرت عمرؓ ابھی کلمہ طیبہ کی حلاوت اور سید الکونین کی غلامی سے نا آشنا تھا۔ اور اس مرد قلندر کو یہ معلوم نہ تھا کہ سید الکونین کی غلامی پہ پوری دنیا کی سلطنتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ ان کے قبیلے کے افراد نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا تاج پہن لیا۔ تو ان سب کے دشمن ہو گئے۔ ان کی ان کی ایک کنیز بھی نور ایمان سے معمور ہو گئیں۔ انہیں بے تحاشہ مارتے جب تھک جاتے تو چھوڑ دیتے پھر مارتے۔ لیکن باوجود اتنے ظلم و تشدد کے ان کے سر سے غلامی نبوت کا تاج نہ اتار سکے۔ یہ غلامی و عشق کا مزا ایسا تھا۔ جس کے منہ کو لگ گیا۔ چھٹ نہ سکا۔ اور ایک دن تنگ آ کر سوچا کیوں نہ العیاذ باللہ اس عظیم ہستی کا قصہ ہی تمام کر دوں۔ جس نے ان کے قلوب کو ایمان سے منور کر رکھا ہے۔ لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اور کسے خبر تھی کہ جو قاتل بن کر جا رہا ہے۔ خود ہی اسیر ہو جائے گا۔ راستہ میں ایک عاشق مصطفےٰ نعیم بن عبداللہ مل جاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی شکل دیکھ کر ہی بھانپ جاتے ہیں کہ ارادہ ناپاک ہے۔ پوچھتے ہیں "کہاں کا ارادہ ہے؟" جواباً کہتے ہیں۔ "محمد کا فیصلہ کرنے جا رہا ہوں۔" (معلوم نہ تھا کہ آسمان پر کیا فیصلہ ہو چکا ہے) نعیم بن عبداللہ نے کہا پہلے اپنوں کی تو خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی بھی غلاموں کی صف میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ شیر بپھر گیا۔ فوراً پلٹے غیض و غضب کے عالم میں بہنوئی کے گھر گئے تو وہ دونوں قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھے۔ باہر کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت سنتے رہے۔ انہوں نے آہٹ محسوس کرتے ہی قرآن کریم کے اوراق چھپا دیئے۔ ابدی کلام کی آواز کانوں میں پڑ چکی تھی۔ گھستے ہی پوچھا تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے۔ دونوں نے کہا کچھ نہیں۔ کہنے لگے۔ تم دونوں مرتد ہو گئے۔ یہ کہہ کر آپ نے حضرت سعید بن زید کو مارنا شروع کر دیا۔ بہن اپنے شوہر کو بچانے کے لئے آئیں تو انہیں بھی مارا۔ بہن نے کہا جو چاہو کر لو ایمان دل سے نہیں نکل سکتا۔ (اگر خطاب کا بیٹا کفر میں پکا ہو سکتا ہے تو پھر خطاب کی بیٹی بھی ایمان میں پکی ہو سکتی ہے) بہن کے یہ الفاظ اس بپھرے ہوئے شیر کے دل میں اتر گئے۔ کہا مجھے بھی لا کر دکھاؤ۔ بہن نے کہا ناپاک ہو۔ پہلے پاک ہو پھر پڑھنا۔ اور ہاتھ لگانا۔ بالآخر سولہواں سپارہ سورۃ طٰہٰ کی تلاوت حضرت سعید بن زید کی زبان سے جاری ہوئی اور حضرت عمرؓ کے دل میں اتر گئی۔ اسی وقت کلمہ پڑھ کر حلقہ اسلام میں آ گئے۔ اور پھر شاداں و فرحاں چلے کہ جا کر غلامی کے رجسٹر میں اپنا نام بھی درج کرا لوں۔ اور جنت کا حقدار ہو جاؤں۔ دار ارقم میں جو کہ کوہ صفا کے قریب تھا۔

جن کا نام سُن کر یہود و نصاریٰ اور منافق آج بھی لرزہ براندام ہو جاتے ہیں۔

اور مرکز رشد و ہدایت تھا۔ اس وقت دربار نبوت سجا ہوا تھا۔ شمع رسالت اور پروانے جمع تھے۔ جا کر دستک دیتے ہیں۔ شمشیر برہنہ ابھی تک زیب گلو ہے۔ جو آقائے ختم نبوت کو ختم کرنے کے لئے لے کر چلے تھے۔ کسے معلوم تھا کہ اب آقا کی حفاظت کا کام دے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دیوانوں کو خیال گذرا کہ شیر موجود ہے تلوار بھی برہنہ ہے۔ خدا خیر کرے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ شیر بھی انہی کی برادری میں شامل ہو چکا تھا۔ اور ان کا فرد بن چکا ہے۔ اللہ کا ایک اور شیر موجود ہے۔ سید الشہداء عم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ فرماتے ہیں۔ آنے دو نیک ارادہ ہے تو ٹھیک ورنہ اسی کی تلوار سے سر قلم کر دیں گے۔ یہ مرد مجاہد اندر داخل ہوتا ہے۔ تاجدار ختم نبوت فوراً آگے بڑھتے ہیں۔ دامن کو پکڑ کر پوچھتے ہیں۔ "عمر کس ارادے سے آیا ہے"؟ یہ الفاظ سنتے ہی عمرؓ جیسا بہادر لرز جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ "ایمان لانے کے لئے"۔ ساتھ ہی تمام دیوانے باآواز بلند نعرہ تکبیر لگاتے ہیں۔ اس جوش اور ولولہ سے مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھتی ہیں۔ حضورؐ بے حد مسرور ہیں۔ کیونکہ اللہ کے دربار سے عمرؓ کو مانگا ہے۔ صحابہ کرام بھی پھولے نہیں سماتے کہ کل دربار نبوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ وہ کچے دھاگے کی طرح بندھا چلا آ رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دیوانوں کی تعداد ۳۹ رہی تھی۔ یہ اکتالیسواں جنت کا راہی تھا۔ دربار نبوت میں اب اللہ کے دو شیر آ چکے تھے۔ (۱) سیدنا حضرت حمزہؓ، (۲) سیدنا عمرؓ۔ ابھی تک مسلمان اعلانیہ عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ کعبۃ اللہ میں جانا تو ان حضرات کے لئے ممکن نہ تھا۔ صاحب معراج صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گوہر نایاب آخر خود اللہ سے مانگا تھا۔ لہٰذا اس مرد جری نے سب پہ اپنا ایمان ظاہر کیا۔ کفار نے سختی کی۔ لیکن حضورؐ کی استقامت میں فرق نہ آیا۔ مقابلہ کر کے بالآخر کعبۃ اللہ میں جا کر نماز پڑھی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے یہ سنہری حروف آج بھی تاریخ کے اوراق میں رقم ہیں۔

ترجمہ:۔ جب عمرؓ اسلام لائے تو قریش سے لڑے یہاں تک کہ کعبہ میں نماز پڑھی اور ہم نے بھی نماز ادا کی رفتہ رفتہ دربار نبوت کی رونق بڑھنا شروع ہو گئی۔ شرک سے مایوس ہو کر لوگ توحید سے مانوس ہونے لگے۔ اور شمع رسالت کے گرد پروانوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ ادھر کفار نے ظلم و تشدد کا بازار گرم کرنا شروع کر دیا۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا

ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جتنا یہ دباتے اتنا ہی وہ ابھرتے ابوطالب کی زندگی تک تو کفار نے مسلمانوں کو کم ستایا۔ ان کے مرنے کے بعد انتہائی مظالم شروع کر دیئے۔ لیکن مسلمان خندہ پیشانی کے ساتھ یہ مظالم برداشت کرتے رہے۔ کیونکہ صحابہؓ کی محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ جہاں حضورؐ کا پسینہ گرتا وہاں خون بہاتے۔ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک گرتا یہ اپنے جسم کے ٹکڑے اڑا دیتے۔ مسلمانوں کا صرف اور صرف یہ جرم تھا۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے تھے۔ کوئی اور جرم ان کا نہیں تھا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جب یہ دیکھا کہ ان کے غلاموں اور عاشقوں کو ان سے عاشقی اور غلامی کی کڑی سزائیں مل رہی ہیں تو ہجرت کا حکم فرمایا کہ مدینہ چلے جائیں۔ سب سے پہلے ہجرت بادشاہ عشق دو وفا سیدنا بلال و سیدنا عمار بن یاسر اور حضرت ابو سلمہؓ نے ہجرت فرمائی۔ ان کے بعد سیدنا عمر معہ چند رفقاءؓ کے (جن کی تعداد تقریباً ۱۸ یا ۲۰ ہے) ہجرت فرما گئے۔ اذان کے بارے میں دربار نبوت میں مشورے جاری تھے۔ ناقوس کی رائے دی۔ کسی نے بوق بجانے کی رائے دی۔ بغیر تعین کے معاملہ ختم ہو گیا۔ صبح کو حضرت عبداللہؓ بن زید بن ربہ نے حضور اکرمؐ سے خواب نقل کیا۔ اور یہی اذان بتلائی۔ جو آج بھی مسلمانوں کی مساجد میں دی جاتی ہے۔ حضور نے حضرت بلالؓ کے لئے فرمایا کہ انہیں بتلا دو۔ اسی اثناء میں حضرت عمرؓ بھی آگئے اور بعینہٖ یہی اذان کے الفاظ اپنے خواب کے بتلائے۔

سیدنا حضرت عمرؓ ایمان لانے کے بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے تک آنحضرتؐ کے ساتھ ... ہر غزوہ میں، ہر مشورہ میں ہر معاملہ میں شریک رہے۔ جب غزوہ بدر پیش آیا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنے ۳۱۳ مجاہدوں کو لے کر میدان بدر میں آگئے۔ یہ معرکۃ الآرا غزوہ اسلام کی پہلی جنگ ہے اس معرکہ میں سیدنا عمرؓ کی رائے، تدبیر، جانبازی یا مردی اپنی جگہ مسلم ہے۔ لیکن چند خصوصیات ایسی ہیں جن میں سیدنا عمرؓ ممتاز ہیں۔ کفار کی طرف سے قریش کا ہر قبیلہ مسلمانوں کے مقابل تھا۔ سوائے بنو عدی کے جو حضرت عمرؓ کا قبیلہ ہے۔ سیدنا عمرؓ کے ساتھ ان کے قبیلہ بنو عدی اور ان کے حلفاء کے ۱۲ افراد غزوہ بدر کا پہلا شہید حضرت مہجع ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ کے غلام ہیں۔ عاص بن ہشام جو حضرت عمرؓ کے ماموں ہیں۔ حضرت عمرؓ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے یہاں تمام چیزیں دین پر قربان ہیں۔ خواہ قرابت ہو، یا محبت ہو، دوستی ہو۔ اس کی مثال بدر کے قیدیوں کے بارے میں موجود ہے۔ جب حضور اکرمؐ نے صحابہ کرام سے رائے لی تو سوائے حضرت عمرؓ کے سب کی ایک ہی رائے تھی۔ اللہ کے اس شیر کی رائے تھی کہ سب قیدیوں کو جو شیر خدا کے عزیز ہوں تو ان کو آقا کا اپنے عزیز کی گردن اپنے ہاتھ سے گرائے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ خون پیارا ہے یا ایمان سیدنا علی عقیل کی گردن اڑائیں۔ سیدنا حمزہؓ عباس کی گردن اڑائیں۔ میں اپنے عزیز کی گردن اڑاؤں۔ چونکہ حضور رحمت للعالمین تھے۔ اس لئے سیدنا صدیق اکبرؓ کی رائے پسند فرمائی۔ اور فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ جس سے سیدنا عمرؓ کی رائے کی تصدیق ہوئی۔

حضرت عمرؓ کو ایک فضیلت یہ حاصل ہوئی کہ ان کی بیٹی سیدہ ام المومنین حضرت حفصہؓ قیامت تک آنے والے

باقی صفحہ ۲۶ پر

اِنسان ہی تمام مخلوقات سے افضل کیوں؟

تحریر : سعدی عامر
ترجمہ : شفیق احمد خان بستوی

بدترین گمراہی وضلالت اور بھیانک ترین ظلم وستم کے پُرشباب دور میں صحراءِ عرب کی وادیٔ بطحا سے دلوں کی گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والی ایک آواز بلند ہوئی جس نے پوری فضاء میں ایک شور برپا کردیا

"لا اِلٰہ الا اللّٰہ"

یہ زبردست آواز سرتاجِ انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی آواز تھی جو صحراءِ عرب میں اس لیے گونجی تھی کہ بکھرے ہوئے انسان کے معاشرے کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے، ظلم وستم کی قہر آلود حکومت کو مٹا کر عدل وانصاف کا ماحول پیدا کیا جائے، اور جبر واستبداد کی گھٹا ٹوپ تاریکی سے نکال کر انسانیت کو مکمل آزادی عطا کی جائے۔

رہبرِ انسانیت نے نافرمانوں کو عذابِ خداوندی سے ڈرایا۔ اور راہِ ہدایت پر چلنے والوں کو جنت کی بشارت سُنائی۔

پھر آپؐ نے عرب وعجم، سب کو مخاطب کرتے ہوئے یہ مبارک صدا بلند فرمائی۔

"یاایہا الناس قد جاء تکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدیً ورحمۃ للمؤمنین"

کسی زمانے میں فلاسفۂ یونانی ایک عظیم ترین تہذیبی وثقافتی شہر بسانے کا خواب دیکھا تھا۔ افلاطون کی کوشش یہ تھی کہ وہ شہر اپنی جمہوریہ میں بنایا جائے۔ ارسطو کی جدوجہد اس بات پر مرکوز تھی کہ وہ شہر خود کردہ تصنیف "السیاستہ" کی روشنی میں تیار کیا جائے۔ مگر یہ دونوں مایہ ناز فلسفی بھی ناکام اور عاجز رہے۔ کیونکہ یہ تو فلاسفہ کا ایک خواب تھا۔

دوسری جانب ہمارے آقا محمد مصطفےٰؐ نے ایک معزز تہذیبی شہر کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ فرمایا تو بہت مختصر سی مدت میں وہ مکمل ہوگیا۔ آپؐ نے اس شہر کو ایسی منفرد خصوصیات کی حامل اور ایسی منظم شریعت (دستور زندگی) کی ایک روشنی میں بنایا جس کی جھلک اس کی بنیادوں، حتیٰ کے اینٹوں میں محسوس ہوتی ہے۔ منجملہ ان بعض امور کے جن میں وہ منفرد خصوصیاتؐ اپنی اصل شکل وصورت میں پائی جاتی ہیں۔ انسانیت کا احترام اور انصاف پروری بھی ہے۔

احترام انسانیت سے مراد خود ذاتِ انسانیت کی خاطر انسان کی عزت اس کا احترام ہے جس کی رُو سے گورے کالے کا، اور سُرخ وسفید کا کوئی فرق وامتیاز باقی نہیں رہتا۔

چنانچہ انسانیت ایک ایسے اعلیٰ مفہوم سے عبارت ہے جو مستحق تعظیم وتکریم ہے یہ کوئی خود کردہ استنباط نہیں بلکہ اس نصِ صریح کی ترجمانی ہے جسے قرآن نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا
ھم فی البر والبحر، ورزقناھم
من الطیبات وفضلناھم
علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اسلامی رسالت کا سب سے پہلا امتیاز انسانیت کی عزت اور اس کا احترام ہے۔ یعنی انسان خود اپنی ذات کی خاطر بلکہ اپنے اندر پائے جانے والے مفہوم انسانیت کی وجہ سے انسان کی تکریم کرے اسی وجہ سے انسانی اتحاد کی آواز اس جیسی آیات میں سنائی دیتی ہے۔

یاآیہا الناس انا خلقناکم
من ذکر وانثیٰ وجعلناکم
شعوباً وقبائل لتعارفوا
اِن أکرمکم عنداللہ اتقاکم

اس کے بعد مندرجہ ذیل سطروں میں کچھ باتیں عدالت وانصاف پروری کے سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا۔

عدالت اپنی تمام انواع واقسام اور شعبوں سمیت ایسی فضائی عدالت ہونی چاہیئے جس کی وجہ سے دُو آدمیوں کے درمیان امیر وغریب، رنگ ونسل اور حسب ونسب کا کوئی فرق وامتیاز باقی نہ رہے۔ (عدل وانصاف کا کامل تصور، دوست اور دشمن کے مابین کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ بالآخر دشمن کے ساتھ بھی عدل وانصاف کا وہی برتاؤ کیا جائے جو دوست کے حق میں کیا گیا ہوگا۔)

چنانچہ قرآن نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔

ولا یجرمنکم شنآن قوم
علیٰ اَن لا تعدلوا اعدلوا
ھو اقرب للتقویٰ۔

اسی مناسبت سے دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاآیہا الذین آمنوا کونوا
قوامین بالقسط شہداء للہ
ولو علیٰ أنفسکم او الوالدین
والاقربین اِن یکن غنیاً
او فقیراً فاللہ أولیٰ بہما۔

چنانچہ اب ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر

باقی ص ۲۶ پر

یادِ رفتگاں

ایشیا کے ایک عظیم خطیب، اسلام کے عظیم فرزند، امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

تحریر: محمد نواز ناجی، صدر انجمن تاجران مچھلی بازار بہاولپور

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کی شخصیت ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھی جو خال خال دنیا میں پیدا ہوتی ہیں یوں تو سائنس، ریاضی، تاریخ، طب، ادب، فلسفہ اور روحانیت میں بڑے بڑے نامور بزرگ ہو گزرے ہیں اور اب بھی کرۂ ارض بحر علوم و فنون کے شناوروں سے خالی نہیں ہے لیکن حضرت شاہ صاحب کو جو انفرادیت اللہ تعالیٰ نے عطا کی اس کی مثال خیر القرون کو چھوڑ کر ملنا مشکل ہے۔

تحریک کشمیر، ختم نبوت میں وہ شاہ جیؒ ہی کی شخصیت تھی جن کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مردوں نے اپنی جانیں اور عورتوں نے اپنے زیورات نچھاور کر دیئے۔ مستقبل کا علم اگرچہ اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن ظن و تخمین سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل کی کوکھ بھی ایسے یگانۂ روزگار خطیب لبیب کو جنم دینے سے قاصر ہے حضرت شاہ جی کی خطابت صرف پیام بہار نہ تھی بلکہ اپنی بہار یہ خطابت تھی الفاظ کلیوں کی طرح منہ سے نکلتے غنچوں کی طرح کھلتے اور فضا اپنے دامن میں بہاریں سمیٹ لیتی لوگ باد نسیم کے جھونکوں کی طرح سے کچھ ایسا نشاط سرمدی محسوس کرتے کہ اپنے گرد و پیش سے بے خبر ہو جاتے مضامین کی آمد، بیان کا تنوع، افہام کی شیرینی، قرآن کریم کی تلاوت و حلاوت، دینی غیرت، جوش و ولولہ، تہور و تدبر، حسب الفاظ و تراکیب اور اشعار کا حسین جلوس اور جب کانوں میں نغمۂ لاہوت کا رس گھولتے تو قدسی دعائیں مانگتے ستارے گوش برآواز ہو جاتے اور انسان امیر شریعت کے سیل افکار میں جھومتے عش عش کرتے بہتے چلے جاتے۔

یہ کشش محض الفاظ کی نہ تھی چونکہ الفاظ محض بظاہر جاذبیت ہو بھی نہیں سکتی جب تک کہ الفاظ میں گہری معنویت نہ ہو اور محض معنویت بھی زنجیر کشش نہیں بن سکتی جب تک اس معنویت میں معرفت نہ ہو اور محض معرفت بھی کشش کے اس مقام پر نہیں پہنچ سکتی جب تک اس میں محبت نہ ہو۔

اس لئے حضرت شاہ جیؒ بے مثال خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب معنویت صاحب معرفت اور صاحب عشق بھی تھے بالفاظ دیگر وہ محض انسان نہ تھے بلکہ صاحب دل انسان تھے محبت نبویؐ اُن کے دل کے رگ و پے میں سمائی ہوئی تھی اسی سے ان کے جوش کا تعلق تھا اور اسی سے ہی ان کی خطابت کا چشمہ اُبلتا تھا جس میں دوسروں کے دلوں کی رگ و پے میں سما جانے کی خاصیت تھی۔

آدمی صاحب دل خود نہیں بنتا کسی صاحب دل سے بنتا ہے ارباب لسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ باتوں سے کسی کو صاحب دل بنا دیں دل سے دل بنتا ہے اگر رائے پور کی خانقاہ سے ان کا گذر نہ ہوتا تو شاہ جی کا لفظی کمال معنویت کی روح اختیار نہ کرتا اگر وہ رائے پور کے مقدس درویش حضرت مولانا شاہ عبدالقادر قدس سرہ کے قدموں تک نہ پہنچتے تو اُن کے قدم دوسروں کے سروں پر نہ ہوتے انہیں حضرت رائے پوریؒ کا دست مبارک ملا تو دست بدست وہاں پہنچ گئے جہاں اس دستگیری کے بغیر نہیں پہنچا جا سکتا یہ خدا کی دین ہے کہ پہنچے تھے مرید بن کر اور لوٹے مراد بن کر۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ کی شیفتگی مرید کی اعلیٰ قابلیت کا نشان ہوتی ہے اور قابلیت بھی قلب کی نہ کہ محض لفظوں کی اس لئے حضرت شاہ جیؒ بے مثال لسان خطیب ہی نہ تھے بلکہ ایک صاحب دل عارف بھی تھے۔

حضرت شاہ جیؒ کی پاکیزہ نورانی صورت اُن کی پاکیزہ سیرت کی ترجمان تھی اُن کا شگفتہ چہرہ اُن کے کھلے جذبات اور کھلے دل کا آئینہ تھا اُن کے بشرہ کی صفائی ان کے اخلاق کی صفائی اور طبیعت کی ستھرائی کا نشان تھی جس کا ظہور اُن کے مجلسی کلام اجتماعی بیان اُن کی ایک ایک ادا اور ہیئت کذائی سے ہوتا تھا حضرت شاہ جیؒ کے چھوٹے چھوٹے فقرے ذہانت کے ساتھ بہت سی حقیقتیں اور دل کی صداقتیں اپنے اندر لیے ہوئے ہوتے تھے جن سے فہیم انسان دور تک پہنچ جاتا تھا کسی مقدمے کے سلسلے میں ان کا بیان عدالت میں ہوا اور فاضل جج نے کسی سلسلے میں پوچھا کہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ازواج مطہرات نبیؐ میں باہم کیا فرق تھا؟ تو برجستہ جواب فرمایا کہ حضرت خدیجہؓ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا تھا اور حضرت عائشہؓ کا نکاح محمد رسول اللہؐ سے ہوا تھا فرق مراتب کی یہ کس قدر بلند تعبیر ہے جو صرف حضرت شاہ جیؒ ہی کا حصہ تھا ایک سوال کیا گیا کہ علیؓ اور عمرؓ میں کیا فرق تھا؟ تو برجستہ بولے حضرت علیؓ مرید تھے اور حضرت عمرؓ مراد تھے (یعنی علیؓ کو اسلام کی طلب تھی اور اسلام کو عمرؓ کی طلب تھی)

یہ لطیف اشارہ تھا دعاء نبویؐ کی طرف کہ اے اللہ عمر بن خطاب یا ... کسی ایک کو اسلام میں داخل کر دے اس دعا نبوی کی قبولیت حضرت عمر بن خطاب کے حق میں ظاہر ہوئی ایک موقع پر فرمایا کہ لوگو میں حضرت علیؓ کی اولاد ہوں لیکن عمرؓ کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر عمرؓ کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام میں کچھ باقی نہیں رہتا حضرت شاہ جیؒ اسلامی حقائق کی واقفیت کے ساتھ ساتھ ان کی تاریخی خصوصیات کے تجزیہ پر بھی قادر تھے حضرت شاہ جیؒ نے قادیانیت کے بیخ کو ملیامیٹ کر دینے کی جو مساعی انجام دیں وہ اپنی مثال آپ ہی تھیں جماعت احرار کی قیادت کے زمانہ میں سید عطاء اللہ بخاری کے ہاتھ میں چمکدار تیر اور منہ میں تلوار کی طرح کاٹ کرنے والی زبان اور باطن میں جرار قلب تھا جس نے پنجاب سے قادیانیت کا جنازہ نکال دیا جو پھر نہ ابھر سکی۔ قادیانیت کا ابطال درحقیقت نبوت کا اثبات تھا اور ختم نبوت حضرت بخاری علیہ رحمۃ کے ایمان اور ایمان کا بیج تخم تھا جس سے ایمان کو نشوونما ملتا ہے اسی لئے انہوں نے قادیانیت کو نیچا دکھانے میں جو بھی تکالیف جھیلیں اور صعوبتیں برداشت کیں مگر قادیانیت کو پنپنے نہیں دیا کیونکہ ان کے نزدیک اسلام کی اصل جڑ (بنیاد) پر تھی سیاسی

باقی صفحہ ۲۶ پر

زندگی کی دو خواہشیں، میرا ملک آزاد ہو جائے یا پھر حق کی پاداش میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں ——— حضرت امیر شریعتؒ

تحریر: جناب عبدالکریم صاحب، لاہور

قادیانیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟ ایک جائزہ

تعداد کے مسئلہ پر قادیانی پیشوا مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج

ربوہ کے قادیانی ہر طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیوں میں ملوث ہیں۔

قادیانی قیادت نے قادیانیوں کی تعداد ایک کروڑ یا اس سے زائد بیان کرکے حقیقتاً اپنی امت کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے لیکن ریکارڈ کی درستی کے لئے چند حقائق پیش کرنا ضروری ہیں۔ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک منظم جماعت ہیں۔ ان کی عورتوں ان کے جوانوں، ان کے بوڑھوں اور ان کے بچوں کی الگ الگ تنظیمیں بھی منظم ہیں اور بحیثیت جماعت ان کی تنظیم بڑی زبردست ہے اگر یہ سارے دعوے درست ہیں تو پھر قادیانی اپنی اصل تعداد کیوں نہیں بتاتے مرزا طاہر سے ایک انٹرویو میں قادیانیوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو یہ جواب ملا۔

"قطعی تعداد تو معین کبھی بھی نہیں ہوئی اعداد و شمار ہیں۔ مختلف مثلاً مختلف ممالک کے ماہرین نے اخبار نویسوں نے جو اندازے پیش کئے ہیں، آج سے دس بارہ سال پہلے ایک کروڑ کا اندازہ تھا۔" (جنگ لندن ۲۷-۹-۸۸) ستم ظریفی دیکھئے کہ منظم جماعت کہلانے والوں کا سربراہ اپنے اعداد و شمار پیش کرنے کے بجائے نامعلوم اخبار نویسوں کے اور مختلف ممالک کے ماہرین (شاید یہ ماہرین آثار قدیمہ ہیں!)۔ کے اندازوں پر انحصار کر رہا ہے۔ اب قادیانی اخبار "الفضل ۲۱-۶-۸۹" کی اشاعت میں مرزا طاہر نے پھر سے ایک کروڑ ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہم مرزا طاہر کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ساری دنیا میں نصف کروڑ بھی نہیں ہیں۔ چاہیں تو اس پوائنٹ پر مباہلہ کرلیں عام تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ پاکستان میں ۴۰۔۔۵۰ لاکھ قادیانی ہیں اور اتنے ہی باقی ساری دنیا میں ہیں یہ صریحاً قادیانی پیشوا کی دھوکہ دہی ہے۔ پاکستان میں کراچی شہر کی آبادی ایک کروڑ ہے۔ ایمانداری (ایمانداری مرزائیوں کے ہاں کہاں) سے بتائیے اس شہر میں کل کتنے قادیانی ہیں؟ اندرون سندھ قادیانیوں نے ہندوؤں کو قادیانی بنانے کے لئے تحریص و ترغیب کے روایتی ہتھکنڈے استعمال کرکے انہیں برائے نام قادیانی ضرور بنالیا "برائے نام قادیانی" کی تفصیل بھی جان لیجئے۔ تھر کے قحط زدہ علاقے میں قادیانیوں نے خوب رقم خرچ کی اور یوں رزق کا لالچ دے کر غریب اور مجبور ہندوؤں کو قادیانی بنایا۔ انہیں کلمہ تک نہیں سکھایا یا چھ چھ مہینے ایک شخص کو رٹایا جاتا ہے کہ میں پہلے ہندو تھا اب

مرزا طاہر انگلینڈ کے ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ کر سوئے اور پھر اپنی "امت" کے ساتھ ڈرامہ کر ڈالا۔

قادیانی ہوگیا ہوں پہلے میرا نام کھتو رام تھا۔ اب ناصر احمد ہے چھ ماہ بعد جب اس کا ٹسٹ لیا جاتا ہے اور صرف یہی سوال پوچھا جاتا ہے کہ تمہارا نام کیا ہے تو بے ساختہ جواب ملتا ہے کھتو رام یوں سندھ کے علاقے کے سارے ایسے ناصر قادیانی ابھی کھتو رام ہی ہیں۔ اس کے برعکس ہندوؤں میں قادیانیوں کے مقابلے میں دوسری اقلیتوں کا نفوذ کئی گنا زیادہ ہے۔ پنجاب میں صادق آباد سے لے کر ملتان، ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں تک جہاں جہاں بھی قادیانی ہیں ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے اور ساری تعداد پانچ ہزار بھی نہیں ہے، ساہیوال، قصور اور لاہور، شیخوپورہ کے سارے علاقہ جات میں قادیانیوں کی خوش فہمیوں کو ملحوظ رکھیں تب بھی پچاس ہزار تک یہ تعداد نہیں پہنچتی سیالکوٹ کے علاقہ جات کو قادیانی اپنا گڑھ بتاتے ہیں اور یہاں بھی قادیانیوں کو بہت رعایت دیں تب بھی ان کی تعداد پچاس ہزار سے زائد نہیں، ربوہ، سرگودھا اور فیصل آباد کی آبادیوں کی کل تعداد بھی اتنی ہی سمجھ لیں۔ سرگودھا سے آگے راولپنڈی تک بمشکل پانچ ہزار تعداد ہے۔ پنجاب اور سندھ کی مجموعی صورت حال میں ساری تعداد بال بچوں سمیت ڈھائی لاکھ کہہ سکتے ہیں۔

صوبہ بلوچستان اور سرحد میں قادیانیوں کا حال خاصا پتلا اور عبرت انگیز ہے دونوں صوبوں کی کل گنتی کر ڈالیں پانچ ہزار قادیانی بھی نہیں ملیں گے۔

کتنا اچھا ہو کہ ربوہ کے قائدین کم از کم ضلع وار ہی قادیانیوں کے اعداد و شمار بتا دیں۔ اس سے ہی ان کا

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگوانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ... ضلع

سارا بھرم کھل جائے گا۔ اور پھر پاکستان میں جتنی تعداد طے ہو جائے اتنی ہی بیرونی ممالک کی ڈال لیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ بیرون ممالک میں قادیانی جماعتوں کی اصلیت بھی جان لیں۔ صرف غریب افریقی ممالک میں قادیانیوں نے دولت کا لالچ دے کر غریب افریقیوں کو قادیانی بنایا ہے اور ان کا قادیانی بننا بھی ایسا ہے جیسا سندھ کے تھتھو رام کا قادیانی بننا۔ افریقہ میں اپنی تعداد بتاتے ہوئے مرزا طاہر نے ایک دفعہ کہا تھا کہ افریقہ میں ہماری تعداد پانچ سے دس لاکھ تک ہے۔ اس پر ہمیں اپنے محلے کا نبلو یاد آ گیا۔ نبلو کو بخار ہو گیا ہم عیادت کے لئے گئے اور پوچھا کتنا بخار ہے۔ تکلیف سے کراہتے ہوئے بولا میاں جی کوئی سو ڈیڑھ سو فارن ہیٹ ہو گا۔ مرزا طاہر کی بیان کردہ افریقی قادیانیوں کی تعداد نبلو کے معصومانہ بیان کی طرح تسلیم کر لیں تب بھی دنیا بھر میں قادیانیوں کی کل تعداد ایک کروڑ کا چھٹا حصہ نہیں بنتی افریقہ سے باہر امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ، سکنڈے نیویا، آسٹریلیا اور اسپین وغیرہ ممالک میں سارے قادیانی پاکستان سے گئے ہوئے ہیں۔ اکثر ممالک میں ایک بھی مقامی باشندہ قادیانی نہیں ہے ایک دو ممالک میں اگر گنتی کے چند مقامی افراد قادیانی ہوئے ہیں تو ان پر بھی تھتھو رام والی بات صادق آتی ہے۔

ایسے مغربی لوگوں نے اپنے کردار میں تو کیا عریاں لباس میں بھی تبدیلی نہیں کی۔ ثبوت کے طور پر الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء کا خصوصی شمارہ دیکھیں جس میں صفحہ ۲۴ کے بعد چار صفحات پر تصاویر دی گئی ہیں ان میں ایک تصویر برطانیہ کے قادیانی احباب کی چھاپی گئی ہے۔ اس میں عورتیں اور مرد ایک ساتھ موجود ہیں۔ اور خواتین کا نہ صرف یہ کہ پردہ نہیں ہے بلکہ قادیانی مبلغ کے آگے ایک انگریز قادیانی عورت برہنہ سر ہونے کے ساتھ اس انداز میں بیٹھی ہے کہ گھٹنوں تک ننگی نظر آ رہی ہے یہ تو شائع شدہ تصویر ہے۔ جو ریکارڈ پر آ گئی عام صورتحال کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی زندگی کو قریب سے دیکھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ گنتی کے چند مغربی قادیانیوں کا حال ہے۔ عرب ممالک

قادیانی انجمن کے سرکردہ افسران کی اخلاق باختگی کی باتیں زبان زدِ عام ہیں۔

میں اور مشرق بعید میں بھی قادیانیوں کا حال خاصا پتلا ہے۔ بھارت میں جو اسی کروڑ سے زائد آبادی کا ملک ہے۔ اور جہاں قادیانیوں کا اصل روحانی مرکز قادیان موجود ہے۔ قادیانیوں کا یہ حال ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ پر بمشکل دو ہزار افراد ساری دنیا سے جمع ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ اس شہر کے جلسہ سالانہ کا حشر ہے جس کے بارے میں مرزا صاحب کا الہام تھا کہ لوگ اس کثرت سے قادیان تیرے پاس آئیں گے کہ اس کے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

اس سروے سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانیوں نے صریحاً مبالغہ اور جھوٹ سے کام لیا ہے

اگر انکی تعداد بیان کرنے میں انہیں بہت زیادہ رعایت دی جائے تب بھی وہ ۲۰ لاکھ سے آگے نہیں جاتے اب ہے عالمی نمبروں والی اس تعداد کو پھر پانچ سے

قادیانی نوجوانوں نے بیرون ملک فحش فلموں میں زناکاری کا رول ادا کیا۔

ضرب دینا، ضرب شدید میں ہی آتا ہے۔

دانستہ مغالطہ اور کذب سے تعداد بڑھا کر بیان کرنے کا مقصد صرف اپنی اُمت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے ورنہ مرزا طاہر صاحب کو بخوبی علم ہے کہ ان کی نام نہاد خلافت کے بعد کل کتنے بیعت فارم جمع ہوئے تھے۔ جماعت کی اتنی قلیل تعداد دیکھ کر مرزا طاہر کے بیرون ملک فرار پر ختم ہوئی اس وقت بھی قادیانیوں کے بیعت فارموں کی کل تعداد دو لاکھ تک نہیں پہنچ سکی ایک فارم میں افراد خانہ کی اوسط پانچ یا سات کر لیں تب بھی ۱۰ سے ۱۴ لاکھ تک تعداد بنتی ہے۔

مرزا طاہر کا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر میں قادیانیوں کی تعداد ایک کروڑ یا اس سے بھی زائد ہے۔ میں انہیں اس بات پر مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ ایک کروڑ کے نصف سے بھی کم ہیں اگر مرزا طاہر کا دعویٰ درست ہے تو وہ مباہلہ میں اس شق کا بھی اضافہ کر لیں اور اگر چاہیں تو اسی تعداد کے مسئلہ پر میرے ساتھ الگ مباہلہ کر لیں ورنہ اپنی بے وقوف اور سادہ لوح امت کو مزید بے وقوف نہ بنائیں۔

تعداد کے ساتھ کردار کا معاملہ بھی دیکھ لیں! ربوہ کے بارے میں مختلف رپورٹیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ اور اس شہر کے باشندے ہر طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیوں میں ملوث ہیں قادیانی انجمن کے بیشتر سرکردہ افراد کے بارے میں اخلاق باختگی کی باتیں بھی زبان زدِ عام ہیں۔

قرآن کے علم پر کبھی قادیانی ناز کیا کرتے تھے اس کا بھی اب یہ حال ہے کہ بقول مرزا طاہر جب تک ہر احمدی قرآن کریم کو سمجھ کر نہیں پڑھتا۔ وہ قرآن مجید کا فیض حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں جس قدر کوشش ہونی چاہئے سردست میں اس کا فقدان دیکھتا ہوں آپ میں سے ہماری اکثریت ایسی ہے۔ جو قرآن کریم کو سمجھ کر نہیں پڑھنا جانتی۔

(روزنامہ الفضل ۸۹-۶-۲۱)

ایسے حالات میں قادیانیوں کے یہ دعوے کہ ہم اتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے چھاپیں گے محض باتیں ہیں صرف ترجمہ کرنا کارنامہ ہے تو پھر قادیانیوں سے بہت پہلے یہودی اور عیسائی اہل علم بھی یہ کارنامہ سرانجام دے چکے ہیں وہ بھی مختلف زبانوں میں اپنی مرضی کے قرآن مجید کے تراجم چھاپ چکے ہیں۔ جہاں تک قادیانی اُمت کو مرزا طاہر کی اس تلقین کا تعلق ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے یا اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت والی بات ہے مرزا طاہر نے قرآن مجید کو سمجھ کر تو کیا پڑھنا ہے ویسے بھی صحیح پڑھنا نہیں سیکھا موصوف کی کیسٹوں میں تلاوت کو غور سے سنیں اعراب کی متعدد غلطیاں سنائی دیں گی

بیرون ملک مقیم قادیانیوں کے عمومی کردار کا یہ حال ہے کہ قادیانی نوجوانوں نے فحش فلموں اور بلیو پرنٹس (؟) میں زناکاری کا عملی کردار ادا کیا فلموں سے ہٹ کر بھی قادیانی نوجوان

کی بھاری اکثریت مغرب بالخصوص جرمنی کی مخصوص عیاشیوں میں مشغول ہے۔ اور ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جو کسی زانی کو سنگسار کرنے کے لئے پہلا پتھر مار سکے۔ "خدا ہم سے باتیں کرتا ہے" یہ قادیانی اُمت کا دعویٰ ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں بتاتا کہ خدا کس طرح باتیں کرتا ہے۔ اگر صرف خوابوں پر گذارا ہے تو یہ سلسلہ ہر قوم اور ملت میں موجود ہے اور بقول مرزا طاہر کے دادا جان سچے خواب بلکہ الہام کنجریوں کو بھی ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کے بقول کنجروں کو بھی الہام ہوتے ہونگے مگر مرزا طاہر کو کبھی الہام نہیں ہوا۔ اور اگر مرزا طاہر کو کبھی الہام ہوا ہو تو قادیانی اخبارات سے شائع کرے اور پھر مرزا محمود کی طرح مرزا طاہر کا بھی انجام دیکھیے مرزا طاہر کے نام نہاد کشف FRI-DAY THE 10TH کا لطیفہ بھی سُن لیں۔ کہ جن دنوں موصوف کو یہ نام نہاد کشف کا نظارہ نظر آیا ان دنوں اسی نام سے ملتی جلتی ایک ڈرامہ سیریل انگلینڈ کے ٹی وی پر چل رہی تھی۔

لگتا ہے مرزا طاہر وہ ڈرامہ دیکھ کر سوئے اور پھر اپنی اُمت کے ساتھ ڈرامہ کر ڈالا۔ بہتر ہے کہ مرزا طاہر اب اپنے خوابوں سے اپنی اُمت کو خواب خرگوش میں مبتلا کرنے کے بجائے خود بھی بیدار ہوں اور اپنی قوم کو بھی جگائیں۔ تلخ حقائق کا سامنا کریں "نحن ابناءُ اللّٰہ" کا یہودیانہ ورد ترک کر کے اپنی بداعمالیوں اور ان کے نتائج کو سمجھیں۔

نوٹ:۔ اس مضمون میں قادیانیوں کے لئے ہیں ان کے انداز نظر کے مطابق اعداد و شمار بیان کئے ہیں۔ ورنہ ان کی اصل تعداد وہی ہے۔ جو حکومت کی مردم شماری میں بیان کی گئی ہے۔ البتہ یہ اصول ہم مان لیتے ہیں کہ جتنی تعداد اُن کی پاکستان میں ہے۔ اُتنی ہی تعداد باقی ساری دنیا میں ہے۔

●●●

حکومت کی مرزائیت نوازی

تحریر: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، مدیر ماہنامہ "مناقب" بھکر۔

معذرت گزشتہ شمارہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ ایڈیٹر ماہنامہ مناقب بھکر کا یہ مضمون جو دراصل ماہنامہ مذکور کا اداریہ ہے شائع ہو چکا ہے غلطی سے اس پر مکتوب لندن کی سرخی لگ گئی اب یہ مضمون اس کی اصل سرخی کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کا ارسال کردہ مکتوب الگ پیش کیا جا رہا ہے ادارہ اس فروگذاشت پر ہر دو حضرات اور قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

ہم نے جمادی الاخریٰ کے شمارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کا سال منانے کے فیصلے کی تائید کی تھی۔ اور حالات کے تجزیہ کے ساتھ چند تجاویز بھی پیش کی تھیں۔ الحمد للہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی علماء کرام اپنے مواعظ اور خطبات میں مسئلہ ختم نبوت بیان فرما رہے ہیں۔ اور مرزائیوں کی حقیقت سے مسلمانوں کو روشناس کرا رہے ہیں ملک کے ہر حصے میں آسان اور مفید کتابچے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان دنوں میں لٹریچر کی اشاعت پر کئی لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے۔ اپریل کے اوائل میں ایک اچھی پیش رفت یہ بھی ہو گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وزیراعظم سے ملاقات کر کے انہیں مرزائیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ اور اہم مناصب پر فائز مرزائی افسران کی فہرست پیش کی تھی۔ اور وزیراعظم نے ان اسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں تین نمائندے وفاقی حکومت کے اور تین جمعیۃ علماء اسلام کے شامل کئے گئے دونوں طرف سے اس کمیٹی کے جو نمائندے دیئے گئے ہماری نظر میں وہ لوگ اس کام کے لئے موزوں اور مناسب ہیں۔ ہمیں توقع تھی کہ اس کمیٹی کی شاندار کارکردگی جلدی سامنے آئے گی۔ اور ان مرزائی افسروں سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔ جو مسلمانوں کی دولت اور ایمان لوٹ رہے ہیں۔ لیکن ہماری یہ توقع اب تک پوری نہیں ہوئی اللہ کرے حکومت اس کمیٹی کو کام کا موقع دے اور اس کے ارکان اپنی نازک ذمہ داری سے کما حقہٗ عہدہ برا ہو سکیں۔

وزیراعظم نے اس ملاقات کے موقع پر سندھ کے مرزائی چیف سیکرٹری کے تبادلے کا بھی حکم صادر کیا تھا اور ۱۳ اپریل کے جنگ میں تو یہ خبر بھی چھپی تھی کہ سندھ کے نئے چیف سیکرٹری عبدالکریم لودھی اسی ہفتے اپنے عہدے کا چارج سنبھال رہے ہیں۔ خدا جانے یہ معاملہ کیوں التوا میں پڑ گیا۔ کنور ادریس مرزائی ابھی تک سندھ کا چیف سیکرٹری ہے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے بار بار یہ بات دہرائی گئی کہ کلیدی اسامیوں سے تمام مرزائیوں کو الگ کر دیا جائے گا۔ لیکن اس اعلان کے باوجود اہم عہدوں پر مرزائیوں کو فائز کرنے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ مذکورہ ملاقات کے چند ہی دن بعد اخبار میں پڑھا کہ۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکرٹری فضل الرحمٰن ایم این اے نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور پانی و بجلی کے وفاقی وزیر سردار فاروق احمد خان لغاری کی توجہ واپڈا کے شعبہ آب رسانی کے جنرل منیجروں کی ترقی اور مستقلی میں سلیکشن بورڈ کی جانبداری اور اقرباء پروری کی جانب مبذول کرائی ہے۔ اور اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ بورڈ نے اقلیتی فرقہ قادیان کے ایک سرگرم شخص کو بھی جنرل منیجر بنائے جانے کی سفارش کی ہے۔ جبکہ وزیر اعظم اور وفاقی حکومت ایک سے زائد مرتبہ

قادیانیوں کو ان کے اقلیتی کوٹے کے مطابق ملازمتیں دینے اور کلیدی عہدوں پر فائز نہ کرنے کا یقین دہانی کرا چکی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۳۰ اپریل ۱۹۸۹ء)

حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت مرزائیوں کے متعلق ٹھوس اور جرأتمندانہ پالیسی اختیار کرنے سے ہچکچا رہی ہے اسی لئے وہ قول و عمل کے تضاد کا شکار ہے یہی حال پنجاب حکومت کا ہے۔ پنجاب میں بھی نرم اور لچکدار پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اور مرزائیوں کو مراعات دی جارہی ہیں۔ رشید شریف نامی مرزائی جب ملک چھوڑ کر گیا تو گوجرانوالہ ڈی سی کے ماتحت کسی پوسٹ پر تھا۔ اب واپس آیا تو اسے پنجاب حکومت نے ڈپٹی سیکرٹری فنانس لگا دیا ہے۔ یہ مرزائیوں کا اہم آدمی ہے۔ اس کا باپ اسرائیل میں مرزائی مشن کا سربراہ ہے اس بات سے کون مسلمان ناواقف ہے کہ پاکستان اور تمام مسلمان ممالک کی اسرائیل میں ہر طرح سے لاتعلق ہے اسرائیل کے یہودی فلسطینی مسلمانوں پر برسوں سے ظلم ڈھا رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپی طاقتوں کی زیر حفاظت اسرائیلی ریاست عالم اسلام کے سینے پر ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان اسرائیل کو خطرناک دشمن جانتے ہیں۔ اور مرزائیوں نے اسرائیل سے باقاعدہ تعلقات استوار کر رکھے ہیں۔ اور وہاں ان کے مشن کام کر رہے ہیں۔

چند ہی دن پہلے حکومت پنجاب نے ایک اور کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ربوہ میں مرزائیوں کے پریس سے پابندی ختم کر دی ہے۔ عرصہ دراز سے پریس پر متعین پولیس واپس بلالی ہے۔ اور سیل کھول دی گئی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہمارے حکمرانوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ اسلام اور ملک کے دشمنوں کو دشمن کیوں نہیں سمجھتے مرزائی اسلام کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کے بھی وہ اب بھی اکھنڈ بھارت کی آرزو اور کوششیں میں ہیں۔ بیرون ملک ان کی سرگرمیاں بھی پاکستان کے خلاف ہیں مرزائیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر غیر قانونی طریقے سے بھاگ کر انگلستان چلا گیا تھا وہاں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہا ہے شاید حکمرانوں کی نرم پالیسی کی وجہ سے ہی مرزا طاہر کو ہمت ہوئی اور وہ پیپلز پارٹی اور اسلامی اتحاد کو نصیحت کرنے لگا ہے اور ساتھ ہی دونوں کو اپنا دشمن بھی جتلا رہا ہے واشنگٹن کے حوالے سے جنگ نے خبر دی ہے کہ:

"قادیانی فرقہ کے رہنما مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کی موجودہ غیر یقینی سیاسی صورت حال کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی بوٹس مندی سے کام لے کر اپنے اختلافات کو ختم کریں۔ وہ میری لینڈ یونیورسٹی کیمپس میں قادیانی جماعت کے ۴۱ ویں سالانہ اجلاس پر اخبار نویسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت اور پنجاب حکومت کے درمیان چپقلش سے ملک کی سیاسی بنیادیں کمزور ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی دونوں سیاسی پارٹیاں قادیانیوں کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے پی پی کی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اپنے سیکولر نظریات سے ہٹ کر اب امریکہ کی سرمایہ دارانہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہو چکی ہے انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کے بارے میں کہا کہ شروع میں انہوں نے ایک عورت کے سربراہ مملکت بننے کی مخالفت کی تھی لیکن بعد میں جب وہ بے نظیر بھٹو سے ملے تو اس شرط پر اپنے اسلامی نظریہ کے اصول سے منحرف ہو گئے کہ بے نظیر بھٹو، ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے ہوئے آئینی شق کو منسوخ کر دیں گی:

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ جون ۱۹۸۹ء)

مرزا طاہر نے اپنے اس بیان میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ ملک کے ہمدرد ہیں اور ملک کی برسراقتدار جماعتیں ان کے خلاف ہیں، انہوں نے پیپلز پارٹی کو سیکولر نظریات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ سیکولر نظام ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ مرزا طاہر نے مولانا فضل الرحمٰن کو اسلامی اصول سے انحراف کا طعنہ دیا ہے اور ان کی آواز کو بے اثر بنانے کی کوشش کی ہے، سب جانتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں بھی دوسری مذہبی جماعتوں کی نسبت جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ قوت حاصل ہے اور جمعیۃ کے قائد مولانا فضل الرحمٰن کی آواز کو تمام طبقوں میں وزنی سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹ اپریل کے اخبارات میں مولانا کا یہ بیان آچکا ہے: "ہم قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو روک رہے ہیں" مرزا طاہر ہزار جتن کریں اب ملک میں آکر اپنے باطل مذہب کو پھیلانا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جو حکومت انہیں یہ موقع دے گی وہ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرے گی۔ اسلام اور ملک کے خلاف مرزائیوں نے جو منصوبے بنائے ہیں اور کوششیں کیں ان سے پاکستان کے عام مسلمان باخبر ہیں۔ اب مسلمان ان کی سازشیں نہیں چلنے دیں گے۔ مشہور مرزائی ڈاکٹر عبدالسلام چاہتا ہے کہ اس کو پاکستان کے سائنسی اداروں کی ذمہ داری سونپی جائے۔ اخباری اطلاع کے مطابق اس نے حکومت کو کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو عبدالسلام کے فریب میں نہیں آنا چاہئے۔ خدانخواستہ اس شخص کو قبول کر لیا گیا اور ذمہ داریاں سپرد کی گئیں تو نتیجہ ملک کے نقصان اور تباہی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ ہندوستان نے اپنے میزائل اگنی کا تجربہ کیا تو عبدالسلام نے کھٹمنڈو میں اس کا کامیاب تجربہ کا خیر مقدم کیا۔ ۳۰ جون کے جمعہ ایڈیشن میں نوائے وقت نے زاہد ملک کی تازہ کتاب کا ایک اقتباس نقل کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے ملک کا کتنا نقصان کیا ہے۔ زاہد ملک نے ایک سفیر سفارت کار کا بیان کیا ہوا واقعہ نقل کیا ہے، وہ سفارت کار کہتا ہے۔

"اپنے امریکی دورے کے دوران اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کا ذکر شروع کیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک یہودی افسر نے کہا "نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین

نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔" جب ان کی گرم سرد آہیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے، تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اس اجلاس میں موجود تھا، کہا کہ ہمارے دعویٰ کو آپ جھٹلا نہیں سکتے ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں۔ بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں، میں آپ کو بتاؤں گا کہ اسلامی بم کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے میں بھی اٹھ بیٹھا ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکلے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے جا رہا ہے۔ اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے سی آئی اے افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک اسٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے افسر نے کہا "یہ ہے آپ کا اسلامی بم..... اب بولو تم کیا کہتے ہو۔ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو" میں نے کہا میں فنی اور ٹیکنیکل امور سے نابلد ہوں میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہو گا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے افسر نے کہا آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا۔ اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے ہیں جہاں بقول سی آئی اے کے افسر کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا میں نے اپنے دل میں کہا اچھا تو یہ بات ہے"!

ہم اپنے ملک کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر مرزائیوں کو حساس اور کلیدی اسامیوں سے برطرف کریں۔ اور مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں مرزائیوں نے ۲۰ مارچ سے اپنے صد سالہ پروگرام شروع کر رکھے ہیں وہ ملک میں عام اجتماعات نہیں کر سکتے لیکن وہ اس سال پہلے کی نسبت زیادہ منظم اور متحرک ہیں۔ اپنے مذہب کی تبلیغ خفیہ اور غیر محسوس طریقوں سے کر رہے ہیں۔ حکومت نے ان کے متعلق چشم پوشی اور درگزر سے کام لیا تو اس کے نتائج اچھے برآمد نہیں ہوں گے۔

برطانیہ کی ڈائری

○ لندن میں عظیم الشان تاریخی مظاہرہ

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں کی لیڈز بولٹن برنلے باٹلی اور دیگر مقامات پر تقریریں۔

مولانا منظور احمد الحسینی

۱۷ مئی کو ڈیڑھ ماہ پاکستان گزارنے کے بعد واپس لندن پہنچا۔ سفر کا پہلا مرحلہ ۱۸ مئی سے شروع ہوا جو ۲۶ مئی تک جاری رہا ان تاریخوں آکسفورڈ، سونیڈن گلاسٹر اور کوونٹری کا دورہ ہوا۔ ۲۶ مئی کی شام لندن واپسی ہوئی۔

عظیم الشان مظاہرہ

۲۷ مئی کو لندن میں مسلمانان برطانیہ کا "شیطانک ورسز" بدنام زمانہ کتاب کے خلاف مظاہرہ کیلئے محترم باوا صاحب کے ساتھ ہائیڈ پارک پہنچے، ہائیڈ پارک میں صبح ہی سے شمع رسالت کے پروانے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ہم نے پہنچ کر مختلف حضرات اور علماء کرام سے ملاقات کی۔ ۱۱ بجے بیرون لندن سے پہلی کوچ پہنچی اور اس طرح مسلسل سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً پانچ سو سے زیادہ کوچیں ڈو بجے تک ہائیڈ پارک پہنچ چکی تھیں۔ کوچوں کے علاوہ برطانیہ سے مسلمان، ویگنوں اور کاروں کے ذریعے پہنچے۔ ایک بجے سے ڈو بجے تک تمام مکاتب فکر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ ۲ بجے کے فوراً بعد جلوس روانہ ہوا یہ برطانیہ کی تاریخ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ ہم ہائیڈ پارک کے آخری کنارے پر کھڑے ہو کر جلوس دیکھتے رہے۔ جلوس ساڑھے تین بجے تک مسلسل گزرتا رہا۔ ساڑھے تین بجے ہم بھی مسلمانوں کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے اور لندن کی سڑکوں پہ چلنا شروع کر دیا۔ نگاہ دوڑائی تو ایک فرلانگ سے زیادہ لمبا جلوس رواں دواں تھا۔

یہ مظاہرہ مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر تھا ہمارے خیال کے مطابق اس میں ڈو لاکھ مسلمان شریک تھے۔ روزنامہ "ملت" لندن کی رپورٹ کے

مطابق مظاہرین کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار تھی۔ مظاہرہ کے لیے برطانیہ کی بڑی سڑکیں باقاعدہ طور پر خالی کرائی گئیں تھی۔ ایک ہزار سے زائد پولیس جلوس کے دونوں طرف چل رہی تھی۔ مظاہرہ کا اہتمام برٹش مسلم فرنٹ نے کیا تھا جس میں برطانیہ کی سینکڑوں تنظیمیں شامل تھیں۔ مظاہرہ کے دوران تمام مسلم تنظیموں نے باہمی رواداری اور اتحاد ملی کا مظاہرہ کیا۔ جب ہم جلوس کے ساتھ پارلیمنٹ اسکوائر پہنچے تو معلوم ہوا کہ جلوس کو پولیس نے آگے جانے سے روک دیا ہے۔ پولیس کے اس ناروا رویے کی وجہ سے نوجوان مشتعل ہوگئے اگر پولیس راستہ نہ روکتی تو مظاہرین متعین مقام پر جا کر آرام سے منتشر ہو جاتے۔

لندن ریڈیو، ٹی وی بار بار مظاہرے کی خبر نشر کرتے رہے۔ مگر حسب عادت اس تاریخی اور عظیم الشان مظاہرے کی منفی رپورٹنگ کی۔ ابتداء میں ریڈیو پر مسلسل کہا گیا کہ مظاہرہ میں ایک لاکھ افراد شرکت کر رہے ہیں اور یہ مظاہرہ سب سے بڑا مظاہرہ ہے۔ مگر اچانک یہ تعداد کم کر کے ستر ہزار بتائی جانے لگی۔ پھر چالیس ہزار ہوئی۔

پارلیمنٹ اسکوائر میں پولیس نے ہم کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی اور ہمارے تین مسلمان ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاریوں کے خلاف مظاہرین پارلیمنٹ اسکوائر میں دھرنا مار کر بیٹھ گئے اور مطالبہ کیا کہ جب تک گرفتار شدگان کو رہا نہیں کیا جائے گا وہ وہاں سے نہیں اٹھیں گے۔ چھ بجے شام تک پولیس اور مظاہرین میں گفت و شنید نہیں ہوئی۔ چھ بجے کے بعد پولیس کی نفری میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ وہ مظاہرین کو ویسٹ منسٹر برج اور پارلیمنٹ اسکوائر میں دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے پارلیمنٹ اسکوائر سے مظاہرین کو بیتھ اسکوائر اور ویسٹ برج کی طرف سے سائوتھ بنک کی طرف مسلمانوں کو دھکیلنا شروع کیا۔

پولیس کی زیادتی صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ ڈنڈوں اور ڈھالوں سے مسلح تھی۔ ۷ بجکر ۲۵ منٹ پر پولیس نے بیتھ اسکوائر کے قریب مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور ان پر ڈنڈے برسانے شروع کیے اس بے تحاشا لاٹھی چارج سے بہت سے مظاہرین زخمی ہوگئے۔ ایک سو چالیس مظاہرین کو پولیس بھیڑ بکری کی طرح پولیس وینوں میں ٹھونس کر تھانوں میں لے گئی۔ بقیہ مظاہرین رات گئے تک واپس لندن گھروں میں پہنچے اور بیرون شہر سے آنے والے مسلمانوں کو پولیس کے اس ناروا رویہ کی وجہ سے سخت تکلیف پہنچی۔

پولیس نے ایک سو دو مسلمانوں پر مقدمات درج کر لیے ہیں اس پکڑ دھکڑ میں مسلمانوں کی طرف سے جوابی مزاحمت پر ۱۸ پولیس والے زخمی ہوئے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے اس مظاہرہ کے دوران ہیلی کاپٹر مسلسل مظاہرین پر پرواز کرتا رہا۔ ہر انڈر گراؤنڈ اسٹیشن سے باہر فوٹوگرافر مقرر تھے جو ہر آنے جانے والے مسلمانوں کا فوٹو لے رہے تھے۔

برٹش مسلم فرنٹ کے کنوینر مولانا بلال حسین چوہدری جو دارالعلوم برکات سے فارغ ہیں انہوں نے پولیس کی طرف سے ملوث کردہ ۱۰۲ مسلمانوں کے قانونی دفاع کے لیے کمیٹی قائم کر دی۔ مظاہرین کا ایک وفد ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ گیا اور مسز تھیچر کے نمائندے کو "شیطانک ورسز" کے خلاف یادداشت پیش کی۔

گلاسکو میں جلسہ ختم نبوت

۲۸ مئی ۱۱ بجے احقر اور محترم باوا صاحب گلاسکو روانہ ہوئے اواخر دسمبر ۸۸ء میں طے شدہ جلسوں کا ایک بڑا جلسہ گلاسکو میں رکھا گیا تھا۔ جس کے لیے باقاعدہ طور پر اشتہارات بھی تقسیم کیے گئے۔ یاد رہے کہ اس سلسلے میں ووکنگ اور لندن مدینہ مسجد میں دو جلسے ہوئے ہیں۔ یہ جلسہ مغرب سے عشاء تک ڈیڑھ گھنٹہ مسلسل جاری رہا۔ عشاء کے وقت کو جلسہ کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا۔ مولانا

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷—تا—۱۲ ، ۵—تا—۸ موسم سرما ۹—تا—۲ ، ۵—تا—۷

غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کرلو۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت خالص دوکانداری ہے آج کل ربوہ میں نوجوانوں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور وہاں مستقل قادیانیت کے خلاف ایک جماعت بن رہی ہے جس کے دل میں قادیانیت کی شدید نفرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۳ مارچ کو صد سالہ جشن ربوہ میں عالمی مجلس کی محنتوں سے ناکام ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت پوری دنیا میں دم توڑ رہی ہے اور وہ وقت بہت ہی قریب ہے کہ جب اس کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا۔

احقر نے خطاب کے دوران بتایا کہ سو سال گزرنے کے باوجود قادیانیت کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ آخر میں انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس کینسر کے خلاف بھرپور طور پر کام کریں اور قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں اور مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔ اس جلسہ ختم نبوت میں جناب حافظ شفیق احمد اور حاجی محمد صادق نے نعتیہ منظوم کلام پیش کیا آخر میں یہ جلسہ حضرت مولانا مفتی مقبول احمد صاحب مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا اور وہاں سے نیلسن والسال کے دورے پر روانہ ہوگئے۔

۲۹ مئی کو محترم باوا صاحب واپس لندن پہنچ گئے۔ جبکہ احقر ہڈرسفیلڈ، بریڈفورڈ، دورہ کے لئے روانہ ہوگیا۔ ہڈرسفیلڈ میں علماء کرام مولانا محمد اکرم، مولانا فاروق احمد، مولانا محمد عباس، جناب حاجی غلام نبی اور دیگر حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں۔

بریڈفورڈ میں مدنی مسجد، مسجد ابوبکر میں تقریریں ہوئیں۔ حضرت مولانا لطف الرحمٰن، مولانا محمود الحسن، مولانا نور الحق، مولانا عبدالغفور اور دیگر علماء کرام میں کانفرنس کے سلسلے میں مشورے ہوئے۔

یکم تا ۷ جون باٹلی میں قیام رہا اس دوران باٹلی شہر کے تمام مساجد اور ڈیوزبری کی دو مساجد میں جلسہ ہائے ختم نبوت منعقد ہوئے۔ علماء کرام اور مسلمان باٹلی اور ڈیوزبری نے ان تمام پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۸ تا ۱۲ جون لیڈز شہر میں پروگرام ہوئے جمعہ مرکزی جامع مسجد میں پڑھایا جبکہ دیگر مساجد

باقی صفحہ ۲ پر

مکتوب بلوچستان

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں کی آمد
○ پشین اور لورالائی میں ختم نبوت کانفرنسیں

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سنت صدیقیؓ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے قادیانی ملک وملت کے دشمن ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد پشین میں ختم نبوت کانفرنس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین اور ممتاز علماء کرام نے کیا جس کی صدارت مرکزی جامع مسجد پشین کے خطیب مولانا محمد طاہر نے کی جبکہ مولانا اللہ وسایا، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی ڈپٹی سپیکر عنایت اللہ خان باریزی مولانا عبدالواحد جمعیت علماء اسلام کے رہنما محمد نعیم ترین مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب کیا۔ اور محمد انور مندوخیل نے قرارداد پیش کیں مقررین نے کہا کہ قادیانی چونکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور بین الاقوامی سطح پر عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مرتدوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں، اور ان کے عزائم کا پردہ چاک کردیں، مقررین نے کہا کہ مسلمان کسی بھی صورت میں توہین رسالت برداشت نہیں کریں گے اور اسلام وملک دشمنوں کے عزائم ناکام بنادیں گے انہوں نے کہا کہ اب قراردادوں اور مطالبوں کا زمانہ گزر گیا ہے، اب عملی اقدامات کی ضرورت ہے اور سنت صدیقیؓ پر عمل کرنے کا وقت آیا ہے کہ ان نبوت کے باغیوں کی سرکوبی کی جائے اور ختم نبوتؐ کے منکرین کا صفایا کیا جائے، انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک منصوبے کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہوگئے ہیں، لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا ہے ان کی سرگرمیوں سے وطن عزیز کے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا۔ علماء کرام نے کہا کہ بلوچستان میں ذکری فرقہ جو بلوچستان میں جعلی کعبہ بنا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے اور اسلام ختم نبوتؐ کی توہین کررہا ہے اس کے لئے بھی عملی اقدامات کی ضرورت ہے، ذکری ختم نبوت۔ قرآن اور اسلام کے باغی ہیں۔ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ذکریوں کے جعلی حج پر پابندی عائد کی جائے اور ان کو بھی قانونی طور پر قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں کانفرنس کی دو نشستیں مرکزی جامع مسجد ژوب اور ظریف شہید پارک میں ہوئی جن کی صدارت ضلعی امیر شیخ غلام حیدر نے کی کانفرنس سے ممتاز عالم دین مولانا اللہ وسایا مولانا جمال اللہ بخش مولانا نذیر احمد بلوچ مولانا انوار الحق حقانی مولانا عبدالواحد مولانا نذیر احمد تونسوی مولانا حبیب الرحمان، مولانا اللہ داد کاکڑ نے خطاب کیا علماء نے اپنی تقریروں میں قادیانیوں کی جارحانہ کارروائیوں پر روشنی ڈالی کہا کہ پی پی کی حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد قادیانیوں کی معاندانہ سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے زیر اہتمام اتوار کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس کی صدارت مجلس کے مرکزی شوریٰ کے کارکن مولانا عبدالواحد نے کی کانفرنس سے مجلس کے مرکزی رابطہ سیکرٹری مولانا اللہ وسایا مولانا قاری انوار الحق حقانی مولانا نذیر احمد بلوچ مولانا احمد بخش مجاہد عباری مولانا نذیر تونسوی مولانا جمال اللہ الحسینی اور مولانا خلیل الرحمٰن نے خطاب کیا علماء کرام نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دین کی اساس ہے یہ مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے جس کے تحفظ کے لئے برصغیر کے

مسلمانوں نے نوے سال تک جدوجہد کی ہے پاکستان بننے کے بعد تین تحریکیں چلائی گئیں ۱۹۵۳ء کی تحریک میں صرف لاہور میں ۱۵ ہزار مسلمان شہید ہوئے ہیں جبکہ جسٹس منیر انکوائری رپورٹ میں شہداء کی تعداد دس ہزار بتائی گئی ہے ان تحریکوں میں ڈیڑھ لاکھ فرزندان توحید گرفتار ہوئے تھے علماء نے کہا کہ اب ایک آخری تحریک چلانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو جائے علماء نے کہا کہ قادیانی پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن علماء نے ان کی اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ انھوں نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے پاکستان بننے کے بعد اقوام متحدہ میں پاکستان کی طرف سے مستقل مندوب ہمیشہ قادیانی رہے ہیں جو اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی مرضی اور اجازت کے بغیر ظفر اللہ قادیانی نے سیٹو میں دستخط کر دیئے علماء نے کہا کہ پاکستان میں صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس پر شیعہ سنی دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث متحد ہو کر اس فتنے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دریں اثنا پیر کو قلات میں اور منگل کو خضدار میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس ہو گی۔

تھانہ لنڈیاں والہ کے ایس ایچ او چوکی پولیس بچیانہ کے انچارج، جڑانوالہ کے اے سی اور اے ایس پی کو فوراً تبدیل کیا جائے —— مولوی فقیر محمد

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جڑانوالہ کے چک نمبر ۵۰۳ گ ب میں قادیانی غیر مسلموں کی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے تھانہ لنڈیانوالہ کے ایس ایچ او چوکی بچیانہ کے انچارج، سب انسپکٹر جڑانوالہ کے اے سی اور اے ایس پی کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء کو قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کے نسخوں کو نذر آتش کرنے کے خلاف احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کے نسخوں کو نذر آتش کرنے کے واقعہ کے خلاف فائرنگ سے دو مسلمان شدید زخمی کرنے کے بعد مقدمہ نمبر ۸۲ کے قادیانی ملزمان ڈاکٹر نواز وغیرہ کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ چک نمبر ۵۰۳ گ ب کے مسلمانوں نے قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا جس پر ۱۴ جولائی کو قادیانی ملزمان نے دوبارہ فائرنگ کر کے دو مسلمان غلام رسول اور عباس کو شدید زخمی کر دیا۔ عباس کو خطرناک حالت کے پیش نظر سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ جس کی حالت تاحال تشویش ناک ہے۔ مقام افسوس ہے کہ علاقہ پولیس اور جڑانوالہ کی انتظامیہ قادیانی حملہ آوروں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اور چار مسلمانوں کو گرفتار کر کے لنڈیانوالہ تھانہ کی حوالات میں بند کر رکھا ہے۔ جس کی ایف آئی آر مہیا نہیں کی گئی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی حملہ آوروں کو گرفتار کرنے کی بجائے مسلمانوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر فیصل آباد اور ایس ایس پی نے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر مچلکے حاصل کئے ہیں۔ جبکہ قادیانی تھانہ کے اندر اور باہر دندناتے پھرتے ہیں اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ روز ہوم سیکرٹری جناب تقی الدین پال انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چوہدری منظور احمد، کمشنر فیصل آباد شہزاد حسن، پرویز اور ڈی آئی جی فیصل آباد چوہدری محمد یعقوب کو ٹیلی فون پر چک نمبر ۵۰۳ گ ب کی صورتحال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ قادیانیوں کی سرکشی ختم نہیں ہوئی۔ کسی وقت بھی حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہیڈ آفس ملتان نے فیصلہ کیا ہے کہ چک نمبر ۵۰۳ گ ب کے مسلمانوں سے زبردستی مچلکے حاصل کرنے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ پولیس ملازمین یا انتظامیہ کے لوگوں دھمکیاں یا گالیاں دیں ہیں۔ ان کے خلاف کورٹ میں رٹ دائر کی جائے گی۔

مولوی فقیر محمد نے حکومت اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ گذشتہ جمعہ کو قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ ربوہ میں اشتعال انگیز تقریریں کرنے والے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف مقدمات چلائے جائیں اور قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں انھوں نے کہا کہ ربوہ میں قادیانی جماعت کے سرکردہ لوگ قادیانی نوجوانوں کی بغاوت روکنے کے لئے انکی توجہ لاقانونیت کی طرف کی جارہی ہے جس کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے چار پانچ مقامات پر قادیانیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کر کے حالات کو کشیدہ کیا ہے انہوں نے ربوہ کی رائیل فیملی کو متنبہ کیا ہے۔ کہ قادیانی آئین اور قانون کے مطابق خود کو

دوکان جیسے سونے کی کان

جس کا نام عربین جیولرز

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سینٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں اور غیر مسلموں کے خانہ میں نام درج کرا کر ووٹ بنوائیں اور مردم شماری کرائیں اس کے علاوہ اپنی عبادت گاہوں سے مینار اور محراب ختم کریں اور قادیانی عبادت گاہوں گھروں دکانوں پر مسلمانوں کا کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی بند کردیں ورنہ ان کو تحفظ فراہم نہیں کیا جاسکتا بلکہ انکا ہر جگہ تعاقب کیا جائے گا اور قانون کی خلاف ورزی پر جیل خانہ پہنچا دیا جائے گا۔ مولوی محمد نے قادیانیوں کو یاد دلایا کہ اگر وہ ربوہ میں اکثریت میں ہیں تو سارے ملک میں دوسرے شہروں میں اقلیت میں ہیں اس لئے مسلمانوں کو اشتعال دلانا بند کریں۔

شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۸-۹ جنوری ۱۹۸۹ء کے فیصلے کے مطابق وفاق سے ملحق جامعات کے قدیم فضلاء کا امتحان ستمبر ۱۹۸۹ء کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوگا کراچی۔ پشاور۔ ڈیرہ غازی خان۔ فیصل آباد اور راولپنڈی میں امتحانی سنٹر ہوں گے۔ شرائط داخلہ یہ ہوں گی۔ (۱) اس امتحان میں وفاق سے ملحق جامعات کے صرف وہ فضلاء شرکت کرسکتے ہیں۔ جو ۱۹۸۲ء یا اس سے پہلے کے فاضل ہیں ۱۹۸۳ء یا اس کے بعد کے فضلاء اس امتحان میں شرکت نہیں کرسکتے۔ وفاق کے سالانہ امتحانات میں ناکام ہوجانے والے طلبہ بھی اس امتحان میں شریک نہیں ہوسکتے۔ (۲) وفاق سے ملحق جامعات کے سابق فضلاء شرکت کرسکتے ہیں۔ پرائیویٹ طلباء اس امتحان میں شرکت نہیں کرسکتے۔ (۳) فارم کے ساتھ سند فراغ کی فوٹو کاپی مصدقہ مہتمم جامعہ (۴) شناختی کارڈ کی مصدقہ ۲ فوٹو کاپی بھیجنا لازمی ہے (۵) فیس امتحان چار صد روپے فارم داخلہ کے ساتھ جمع کریں۔ (۶) پرچہ ورقۃ الاختبار النہائی ما نمبر کا ہوگا اور کامیابی کے لئے ۳۳ نمبر حاصل کرنے ضروری ہونگے (۷) اس امتحان کے درجات کامیابی تین ہوں گے (۱) مقبول (۲) جید (۳) جید جداً (۸) دفتر سے رسید جاری ہوجانے کے بعد کسی بھی عذر کی وجہ سے فیس واپس نہیں کی جائے گی (۹) کسی بھی ایسے فاضل کو امتحان میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ جس کی داڑھی مسنون مقدار سے کم ہو۔ (۱۰) قیام و طعام کا انتظام خود امیدوار کے ذمہ ہوگا وفاق اس کا انتظام نہیں کرے گا۔ (۱۱) رولنمبر بھیجنے کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی رجسٹری لفافہ فارم کے ساتھ آنا ضروری ہے (۱۲) ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک داخلہ جاری رہے گا۔ (۱۳) جملہ امور میں وفاق کے امتحانی کمیٹی کا فیصلہ قطعی ہوگا (۱۴) داخلہ جاری ہے۔ فارم داخلہ دفتر وفاق ملتان سے طلب فرمادیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کا کوئٹہ میں اجلاس ۔ عہدیداروں کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ سکول روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوا اجلاس کی صدارت مجلس کے امیر مولانا محمد منیر الدین نے کی ایجنڈا کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا سہ سالہ انتخاب ہوا انتخاب کی نگرانی شیخ الحدیث مولانا نور الھدیٰ نے کی۔ اجلاس میں بڑی تعداد میں علماء و وکلاء۔ اور معززین شہر اور راہنما ختم نبوت شریک ہوئے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر حسب ذیل آئندہ تین سال کے لئے عہدیدار منتخب ہوئے امیر مولانا محمد منیر الدین نائب امیر حاجی سعید شاہ محمد آغا مولانا عبدالواحد مولانا محمد طاہر مولانا قاری حاجی فضل قادر شیرانی مولانا رحمت اللہ چیگوزی جنرل سیکرٹری حاجی تاج محمد فیروز نائب ناظم خلیل الرحمٰن۔ مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی حاجی عبدالمتین ناظم مالیات حاجی نسیم احمد خان۔ نائب۔ حاجی عبدالمنان برڑیچ اور راجہ امجد علی ناظم نشر و اشاعت محمد انور خان مندوخیل۔ اور نگران دفتر حاجی نعمت اللہ خان کو مقرر کیا گیا جلاس کے بعد حضرت امیر نے مجلس کے سرپرستان کے ناموں کا اعلان کیا۔ حاجی محمد زمان خان اچکزئی استاذ العلماء مولانا عبدالغفور اور مولانا قمر الدین۔ اجلاس میں درج ذیل حضرات کو مجلس کا قانونی مشیر نامزد کیا گیا چوہدری اعجاز یوسف ایڈووکیٹ۔ خورشید اقبال خان ملک سکندر خان محمد سرور ایڈووکیٹ اور زاھد مقیم انصاری اس کے علاوہ اجلاس میں درج ذیل حضرات کو شوریٰ کے لئے منتخب کیا گیا۔ مولانا عطاء اللہ سبی۔ مولانا عبدالرزاق ڈاناگر۔ مولانا حضور دین ڈیرہ مراد جمالی مولانا عزیز اللہ مستونگ۔ مولانا سیف اللہ مستونگ۔ مولانا سید عبداللطیف شاہ قلات۔ مولانا محمد اسحاق خضدار۔ مولانا احمد شاہ کلانی نوشکی مولانا عبدالرزاق دالبندین۔ مولانا عبدالشکور خاران مولانا عبداللطیف منصور۔ مولانا محمد اسماعیل شکیل۔ مولانا

حکومت مرزائی نواز پالیسی ختم کرے

حاصل پور۔ جمعیت طلباء اسلام حاصل پور کا ہنگامی اجلاس صدر جے ٹی آئی حاصل پور چوہدری ذوالفقار علی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے ذوالفقار علی، محمد الطاف سحر، مقبول احمد، محمد اسلم چوہان، محمد حامد امین، شوکت علی، اور محمد رشید تبسم نے خطاب کیا مقررین نے اپنی تقاریر میں قادیانیوں کی ملک میں بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں پر تشویش کا اظہار کیا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مرزائی نواز پالیسی ختم کرکے قادیانیوں کی تخریبی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور تخریبی سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کو عبرت ناک سزا دے اجلاس میں اعلان کیا گیا کہ جمعیت طلباء اسلام شہر پور میں شیزان کے بائیکاٹ کیلئے مہم چلائیگی

وفاق المدارس العربیہ کے قدیم فضلاء کا امتحان ستمبر میں ہوگا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ و

جمیل اللہ پنجگور۔ مولانا عبدالغفار زعمران ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدہ۔ مولانا تیمور شاہ علی زائی۔ یوسف مجاہد اور مولانا قادر بخش نرسے زائی۔ مولانا مفتی عبدالستار مستونگ مولانا مولا بخش مستونگ۔ حاجی غلام محمد پشین۔ مولانا محمد اجلاس تربت۔ حاجی غلام حیدر ژوب۔ حاجی محمد اکبر ژوب مولانا محمد عالم تونکڈی۔ مولانا عبداللہ جان لورالائی مولانا خلیل الرحمٰن تونسوی لورالائی۔ مولانا اللہ داد کاکڑ ژوب حاجی عبدالعزیز چمن۔ حاجی عبدالرشید چمن۔ مولانا قاری ولی محمد چمن۔ اور کوئٹہ سے مولانا عبدالباقی۔ حافظ محمد انور مولانا عبدالرؤف۔ مولانا امیر حمزہ بادینی۔ مولانا حسین احمد مولانا انوار الحق حقانی۔ مولانا عبدالرشید ھزاروی۔ مولانا محمد یوسف ھزاروی۔ مولانا قاری سید افتخار احمد۔ مولانا محمد ادریس فاروقی۔ صفدر زمان خان۔ مرزا بشیر احمد احرار سید فاروق شاہ ملک مقصود عالم۔ مولانا غلام غوث ابڑو حاجی سید سیف اللہ آغا۔ چوہدری محمد طفیل احرار۔ فیاض حسن سجاد۔ سید حسن سجاد۔ قاری محمد اکبر۔ حاجی محمد صابر حاجی نصر اللہ پشین خان۔ محمد اختر خان لودھی۔ مولانا آغا محمد مولانا عبدالرزاق۔ حاجی محمد شفیع۔ محمد زمان خان۔ حاجی عبدالرحمٰن ترین۔ سید نور علی آغا۔ سید انور شمیم۔ غلام رسول حاجی غلام رسول۔ میاں محمد عرفان۔ مفتی محمد شفیع اللہ۔

اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل قرارداد منظور ہوئی یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے بصورت دیگر حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور مرزائیوں پر ہوگی بلوچستان ڈی اینڈ ٹی کے جنرل مینجر کو فوراً تبدیل کیا جائے۔ کیونکہ اس کی سرگرمیاں حد سے تجاوز کر چکی ہیں ذکریوں کو قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ان کے فرضی حج پر فوراً پابندی لگائی جائے اور کوہ مراد پر ایم پی اے فنڈ سے واٹر سپلائی سکیم کی منظوری کسی بھی صورت میں نہ دی جائے۔ کوئٹہ میں قادیانی عبادت گاہ کی مسجد سے مشابہت ختم کی جائے بصورت دیگر حالات کی تمام ذمہ داری انتظامیہ اور قادیانیوں پر ہوگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران ڈویژن کے
تین رکنی وفد کا اہم شہروں کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران ڈویژن کا وفد ان دنوں کوئٹہ اور دیگر اہم شہروں کے دورے پر آیا ہوا ہے۔ یہ وفد مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی جو اسیکرٹری ختم نبوت صوبہ بلوچستان، مولانا عبدالغفار رکن مجلس شوریٰ اور ڈاکٹر محمد اسماعیل رکن مجلس شوریٰ پر مشتمل ہے۔ انھوں نے جمعہ کی نماز کے بعد مختلف لوگوں سے ملاقات کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق بہت سے مسائل پر گفتگو بھی کی۔ اس سلسلے میں پاکستان جیسے اسلامی ملک میں کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کے تقرر کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی قرار دیکر اس کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فوری طور پر تمام کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے کیونکہ ان سے خود ملک کی سلامتی کو بھی خطرہ ہے انھوں نے کہا کہ ذکری غیر مسلم ہیں، وہ پاکستان بننے سے بیشتر خوانین قلات کے زمانے سے ہی غیر مسلم شمار ہوتے رہے ہیں گذشتہ برسوں میں ان کو مسلمانوں کے خلاف سازش کے طور پر مسلم ظاہر کیا گیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان کو وہی سابقہ غیر مسلم حیثیت ہی دی جائے۔ انھوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ ذکری جو تمام ارکان اسلام کے منکر ہیں ان کا پیغمبر اور کلمہ مسلمانوں سے الگ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے منکر ہیں، ہر سال کوہ مراد پر جا کر حج کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کو مسلمانوں کی صفوں میں شامل کرنا اسلام کے ساتھ انتہائی مذاق ہے وفد نے اپنے اس مصمم عزم کا اظہار بھی کیا کہ اس سال ذکریوں کو کسی بھی صورت میں کوہ مراد تربت میں حج کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، خواہ اسکی کتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسئلہ کی سنگین نوعیت کا پہلے سے اندازہ کرکے ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اور کوہ مراد پہ ان کے فرضی حج پہ قبل از وقت پابندی لگا کر حالات بگڑنے سے بچائے

جڑانوالہ میں قادیانی شرارت کا نیا انداز

جڑانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ روز تحصیل جڑانوالہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چک نمبر ۴۴۳ ب کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ جس کی قیادت ختم نبوت کے سرگرم رکن حکیم غلام سرور نے کی۔ اور بتایا کہ چک نمبر ۴۴۳ میں میرے پاس ایک عورت ٹیکہ لگوانے کے لئے آئی اور ایک مرزائی کے متعلق پوچھا۔ تو حکیم غلام سرور نے کہا کہ مجھے مرزائی کا پتہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مرزائیوں سے ہمارا کوئی تعلق ہے۔ اس پر حکیم غلام سرور کو مائی شریفاں نے گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اس پر حکیم غلام سرور نے اسے دکان سے چلے جانے کو کہا۔ جس پر مشتعل ہو کر شام کو اپنے بیٹوں کے ہمراہ غلام سرور کی دوکان پر آئی۔ اور غلام سرور کی داڑھی کو پکڑ کر جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ اپنے نبی کو بلاؤ۔ اور حضور کی شان میں گستاخیاں کیں۔ اگلے روز حکیم غلام سرور علاقہ معززین کے ہمراہ رانا سرور ایس ایچ او کے پاس پہنچا۔ اور درخواست دی ایس ایچ او نے اگلے دن آنے کا کہہ کر ٹال دیا۔ اور اگلے روز پھر اس سے آگے کی تاریخ دے کر ٹال دیا۔ اور تیسرے روز ظاہر

مرزائی ملک میں تشدد کے ذریعے خانہ جنگی کرانا چاہتے ہیں!

جلال پور پیروالہ (نامہ نگار) مجلس تحفظ حقوق اہلسنت و جماعت جلال پور پیروالہ کے چیف آرگنائزر محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نے کہا ہے کہ مرزائیوں نے ملک میں خانہ جنگی کرانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ وہ مرزا طاہر کی دعوت مباہلہ میں دیئے گئے چیلنج کی عبرتناک شکست کے بعد اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت مرزائیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتی ہے۔ اسی لئے مختلف کلیدی عہدوں پر معروف قادیانیوں کی تقرری کی گئی ہے خصوصاً اقوام متحدہ میں مسٹر نسیم احمد قادیانی کو پاکستان کا مندوب نامزد کیا گیا۔ قادیانیوں کی سابقہ تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے آنجہانی سر ظفر اللہ کو وزیر خارجہ بنانے والی غلطی نہ دہرائے محمد عبدالرحمٰن نے ہفت روزہ ختم نبوت کی وساطت سے چک نمبر ۵۶۳ جبل سکندر کھاریاں کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔

بقیہ: مکتوب برطانیہ

میں بھی تقاریر کا سلسلہ ہوا۔ ۱۳ر جون تا ۱۵ ـ دارالعلوم بری جانا ہوا۔ حضرت مولانا یوسف متالا مدظلہ اور تمام مدرسین دارالعلوم سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اسی دوران چند دوسرے شہروں میں بھی پروگرام ہوئے۔ ۱۶ر جون کا جمعہ بری کی جامع مسجد میں پڑھا۔ جبکہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے جمعہ ۱۶ر جون مانچسٹر نور میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۱۷ر جون کو مانچسٹر رہے اور ۱۸ر جون کے جلسے کے لیے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ ۱۸ر جون کو لندن میں پانچویں عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونی تھی۔ مگر علماء کرام کے مشورے سے اس کی تاریخ تبدیل کردی گئی۔ سابقہ روایات کے مطابق نہایت تزک و احتشام سے اب وہ یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں منعقد ہوگی۔

برنلے اور بولٹن پروگرام

احقر ۱۹ر جون کی شام کو برنلے شہر کے دورہ پر پہنچا۔ یہاں تین مساجد میں اچھے پروگرام ہوئے اور نیلسن پہنچ کر مدینہ مسجد میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔

۲۲ر تا ۲۷ر جون بولٹن پروگرام رہا۔ رفیق مکرم مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا جمعہ کے موقع پر دو مساجد الرحمٰن اور زکریا میں خطاب کیا جبکہ راقم الحروف نے مسجد اشرفیہ میں بیان کیا۔ جمعہ کے بعد اور بقیہ دنوں میں علماء کرام اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کی گئیں جو الحمدللہ کامیاب رہیں۔

بقیہ: حضرت امیر شریعت

لائن پر انگریزی قوت کو توڑنے اور ملک کو آزاد کرانے میں ان کی خدمات کسی لیڈر سے کم نہ تھیں بلکہ سیاسی ایجی ٹیشنوں اور مقاومت مجہول کے اقدامات میں روح کا درجہ رکھتی تھیں حضرت شاہ جیؒ نے اپنی پرجوش اور پرشیلی تقریروں سے لاکھوں کے مجموعہ کو ہلا کر رکھ دیا اور برطانوی ایوانوں میں دراڑیں ڈال دیں عوام کے ٹھنڈے قلوب ان کی تقریروں سے آتشیں بن کر رہ گئے تھے حضرت شاہ جیؒ کی انہی تقریروں نے جنگ آزادی میں ایک نیا موڑ پیدا کیا ان کی تقریروں میں بارہا ایسا ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد خطابت کے اسٹیج پر کھڑے ہوئے خود بھی تقریر میں محو ہوگئے اور سامعین کو بھی از خود گزشتہ کردیا حضرت بخاری تو اپنے اندر گم ہوگئے اور سامعین ان کی تقریر میں گم ہوگئے تا آنکہ گم گشتگی کو صبح کی اذانوں نے چونکایا کہ رات ختم ہو چکی ہے اور صبح صادق نمودار ہوگئی ہے نہ سامعین کو رات کی خبر ہوئی کہ کہاں گئی اور نہ منتظمین جلسہ کو پتہ چلا کہ وقت کہاں سے کہاں پہنچا خطیب کے ہوش میں رہنے کے تو کوئی معنی ہی نہ تھے عوام کے دلوں میں رعد کی گونج بادل کی گرج، صبح کا اجالا، چاندنی کا اجالا، ہوا کی سرسراہٹ گلاب کی مہک پیدا کرنے والی شخصیت راقم الحروف کے والد گرامی حکیم رحیم بخش مرحوم کے مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ریاض رسول کا بلبل زمزمہ ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کی شام کے دھندلکے میں اسی مستقر کی جانب رواں ہوا جہاں ان کے جد امجد سیدنا حسن و سیدنا حسین سلام اللہ و رضوانہ علیہما بہت سے ہاشمی میزبانوں کے ساتھ ان کے منتظر تھے۔

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

بقیہ: انسان افضل کیوں؟

مذہب کی اگر کوئی خصوصیت ہے تو بے شک اسلام کی خصوصیت عدل و انصاف ہے۔

اگر دنیا والے یہ کہتے ہیں کہ جنسیت و تعصب یہودیت کا اعلیٰ مظہر ہے، عفو و درگزر عیسائیت کا اہم ترین مظہر ہے تو ہم بھی کھلے لفظوں میں کہیں گے کہ عدل و انصاف اسلام کا سچا مظہر ہے۔

یہاں پر عدل کی ایک اور صورت سامنے آتی ہے وہ ہے اجتماعی عدل۔ یہ حقیقت ہے کہ اجتماعی عدل و انصاف کے پلیٹ فارم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تاریخی کارنامہ سامنے آیا ہے وہ بے مثال ہے۔ آپؐ کی بعثت سے پہلے مفہوم عدل حد سے تجاوز اور ناانصافی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ چنانچہ آپؐ کی بے مثال عدالت و انصاف پسندی کی وجہ سے آپ کا نظام دنیا بھر میں سب سے زیادہ منصفانہ اور مثالی نظام ثابت ہوا۔

آپؐ نے غریبی کو پرکھا اور امیری کو پہچانا مگر امیری و غریبی کے درمیان جو منظم رابطہ آپؐ نے پیدا کیا ہے۔ اس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو اس کا حق دے کر اس بات کا بھرپور چانس دیا ہے کہ وہ اپنی محنت اور قدرتی صلاحیتوں کے بل بوتے پر ترقیاتی منازل تک پہنچ سکے۔

بقیہ: حضرت عمر فاروقؓ

مسلمانوں کی ماں بن گئیں۔ جب حضرت صاحب معراج صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے پاس کسی معاملہ کے لئے تشریف لے گئے تو دو مشیر ساتھ تھے ایک سیدنا عمرؓ، اور دوسرے سیدنا ابوبکر صدیقؓ

جنگ خندق میں جہاں حضرت عمرؓ کو متعین کیا گیا وہاں کوئی فرد دم نہ مار سکا۔ آپ معرکہ میں اتنے مصروف رہے کہ نماز عصر قضا ہوتے ہوتے رہ گئی۔ صلح حدیبیہ میں سیدنا عمرؓ شریک تھے۔ بیعت تحت الشجرہ میں سیدنا عمرؓ شریک تھے۔ معاہدہ صلح میں سیدنا عمرؓ کے دستخط بھی موجود ہیں۔ غزوہ خیبر میں بھی سیدنا عمرؓ جواں مردی سے شریک رہے۔ اسی سال حضور اکرمؐ نے ۳۰ افراد کے ساتھ قبیلہ ہوازن کے مقابلے کے لئے سیدنا عمرؓ کو بھیجا۔ جب انہوں نے اس مرد جلیل کا نام سنا تو سب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔

جب مکہ فتح ہوا اور حضور اکرمؐ معہ اپنے دیوانوں کے مکہ میں داخل ہوئے۔ اور کعبۃ اللہ پر فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر مقام صفا پر تشریف لے گئے۔ اور بیعت عام فرمائی۔ سیدنا عمرؓ بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ خواتین بیعت کرنے کے لئے آئیں۔ تو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد قلندر کو حکم فرمایا کہ میری طرف سے تم بیعت لو اس طرح سیدنا عمرؓ کو یہ شرف عظیم حاصل ہوا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسلمان عورتوں کی بیعت لی۔ غزوہ حنین میں بھی یہ مرد مجاہد جذب پامردی سے کفار کے مقابلے میں ڈٹا رہا۔

بقیہ: نونہالان

زیر مطالعہ تھیں۔ میں نے بھی ان کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور تقریباً آٹھ دس کتابیں جن میں مرزا قادیانی اور نورالدین کے حالات تھے پڑھیں۔ میری والدہ سخت ناراض ہوئیں اور ڈاکٹر ابا جی سے شکایت کرتیں کہ لڑکی خارج از دین ہو جائے گی۔ وہ مذہب کی سخت پابند ایرانی خاتون تھیں اور باپ کا تماشہ اور حشر دیکھ چکی تھی۔ ابا جی کہتے اسے پڑھنے دو تم فکر نہ کرو۔ جب میں نے کتابیں پڑھ لیں تو ایک دن ابا جی نے کہا کہ کتنی کتابیں قادیانیوں کی تم نے پڑھیں" میں نے کہا آٹھ دس کے قریب اور یہ کتاب تین چار سو صفحات سے بھی زیادہ تھی والد صاحب نے ایک کتاب جو مولانا ثناء اللہ امرتسری کا دیا وہ ان آٹھ دس ضخیم کتابوں کی رد میں تھا۔ اب تو میں ہر وقت مرزا قادیانی کو گالیاں دیتی اور برا کہتی!

ایک رات میں مرزا قادیانی کے مکان قادیان میں اپنے آپ کو خواب میں دیکھتی ہوں کھڑی دیوار پر نیچے دیکھ رہی ہوں اتنے میں غلام احمد اپنے انداز میں نظریں نیچی کئے میرے پاس آکر کہتا ہے سکینہ مجھے گالیاں مت دو۔ میں بھکایا گیا۔ ساری رات پریشان رہی۔ آخر صبح کو یہ خواب میں نے اپنے ابا جان کو سنایا۔ وہ ہنس کر بولے "بیٹا وہ شیطان ہے جو تمہیں بہکانے آیا تھا۔

دوسری ملاقات

★ امیر عالم خان حاجی گل محمد کلور کوٹ

ایک عیسائی پادری جب مرنے لگا۔ تو میں اس وقت گھر والوں کو کہہ دیا۔ کہ اس وقت مجھ سے کوئی نہ ملے پس جو کوئی آتا تو گھر والے یہ کہہ کر آنے والے کو لوٹاتے کہ مریض نے اندر جانے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس لئے لوگ واپس چلے جاتے۔ کچھ دیر بعد اس کا دہریہ دوست (دہریہ وہ ہوتے ہیں۔ جو خدا کو نہیں مانتے)۔ اس سے ملنے کے لئے آیا۔ تو عیسائی نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ دہریہ نے پوچھا۔ دوست! تم نے باقی لوگوں حتیٰ کہ عزیز و اقارب کو اندر آنے سے روک رکھا ہے۔ لیکن مجھے کیسے اجازت دے دی؟ پادری کہنے لگا کہ روز محشر میں اپنے دوسرے عزیز و اقارب سے تو دوسری بار مل لوں گا۔ لیکن تجھ سے تو یہ آخری ملاقات ہے۔ کیوں کہ تم نے دوزخ جانا ہے۔ یہی سوچ کر میں نے تجھے بلایا تھا۔

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کے خواب

★ عبداللطیف گگو ترنڈہ محمد پناہ

ان خوابوں کی تفصیل مولانا عبدالرحیم اشعر کی زبانی سنیے جو حضرت موصوف کے نامور شاگرد اور رفیق سفر اور مجلس کے مناظر اسلام ہیں۔ حضرت مولانا لال حسین اختر استاذی محترم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے۔ جس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے کوئی چیز مار کر رسی کو درمیان سے کاٹ ڈالا یک دم دھماکہ سا ہوا۔ میں گھبرایا تو بزرگ نے کہا وہ دیکھو مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو آگ کے جلاؤ میں مرزا قادیانی جل رہا ہے۔ اور اس کی شکل خنزیر کی سی تھی۔ دوسری دفعہ دیکھا کہ مرزا قادیانی خنزیر کی شکل میں رسیوں سے جکڑا ہوا جہنم میں جل رہا ہے۔ میں ڈر گیا غیب سے آواز آئی کہ یہ شخص مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب اسی طرح جلیں گے۔ تم بچ جاؤ۔ چنانچہ یکم فروری ۱۹۳۲ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

اچھی باتیں

(میمونہ طاہرہ سرگودھا)

حضرت ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں کی تھیں۔ مسکینوں سے محبت کرو اور ان کے قریب رہو۔ (۲) اپنے سے اونچے لوگوں پر نگاہ نہ رکھا کرو۔ اپنے سے کم درجے والوں پر نگاہ رکھو۔ (۳) صلہ رحمی کرو۔ (۴) کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگو بلکہ لوگوں کو دو۔ (۵) ہمیشہ سچ بات کہو۔ چاہے کسی کو کڑوی لگے۔

شادی بیاہ کے موقع پر زیورات خریدنے کیلئے
زیب جیولرز
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون: 515455

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

Registered No. M-16o

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

پانچویں سالانہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

بمقام **ویمبلے کانفرنس سنٹر**

مورخہ **یکم اکتوبر** بروز اتوار بوقت صبح 9 بجے تا شام 8

کانفرنس میں؛ علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز دانشور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
فدائے ملت جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید **اسعد مدنی** صاحب مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے۔

یاد رکھئے مرزا کذاب قادیانی بھی ماضی میں شیطان رشدی کا کردار ادا کر چکا ہے، اس کی وہ توہین آمیز اور دل آزار کتابیں آج بھی چھپ کر شائع ہو رہی ہیں۔

آئیے ملت اسلامیہ کو رشدی، قادیانی کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ!

شیطان رشدی — مرزا کذاب قادیانی — دونوں ملعون ہیں، مرتد ہیں۔

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

رابطہ کیلئے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے

فون 01-737-8199